Postal Reg. NO : PB/1023/2000

1504.
Mr. Er. M. Salam,
Depty. Chief (Engg.)
R.E.C. Project Office,
MYTHE ESTATE; UPPER KAITHU,
SHIMLA - 171 003 (H.P.)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 49

ہفت روزہ
بدر
قادیان

The Weekly BADR Qadian

شمارہ 13

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 150 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک
10 پونڈ

23 ذی الحجہ 1420 ہجری 30 امان 1379 ہش 30 مارچ 2000ء

لندن۔ 18 مارچ 2000 (ایم ٹی اے انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر وعافیت ہیں۔ الحمد للہ۔

کل حضور نے اسلام آباد ٹلفورڈ میں نماز عیدالاضحیہ پڑھائی اور خطبہ ارشاد فرمایا اور ساتھ ہی مختصر سا خطبہ جمعہ بھی دیا۔

کل حضور نے مسجد فضل میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور احباب سے فراست سے کام لیتے ہوئے تقویٰ اختیار کرنے کی توجہ دلائی۔

پیارے آقا کی صحت و بلامتی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب کرام دعائیں جاری رکھیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارك لنا فی عمرہ وامرہ۔

پہلا گھر جو لوگوں کیلئے بنایا گیا وہ بکہ (مکّہ) میں ہے

ظاہراً مشرکانہ رسوم ادا کرنے والوں کے سوا تمام بنی نوع انسان کا برابر حق ہے کہ وہ خانہ کعبہ میں مناسک ابراھیمی کو ادا کریں اور خانہ کعبہ کے منتظمین کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ مشرک کے سوائے کسی کو حج سے روکیں۔

﴿خلاصہ خطبہ عیدالاضحیہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۷ مارچ ۲۰۰۰ء بمقام اسلام آباد ٹلفورڈ (انگلینڈ)﴾

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے سورہ آل عمران کی آیت ۹۶ تا ۹۸ کی تلاوت فرمائی۔

قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَo اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَo فِيْهِ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَo

ان آیات کا ترجمہ کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ تو کہہ اللہ نے سچ کہا پس ابراہیم حنیف کی ملت کی پیروی کرو اور وہ مشرکوں میں سے نہیں تھا یقیناً پہلا گھر جو بنی نوع انسان کے فائدے کیلئے بنایا گیا وہ ہے جو بکہ میں ہے وہ مبارک اور باعث ھدایت بنایا گیا ہے تمام جہانوں کیلئے اس میں کھلے کھلے نشانات ہیں یعنی ابراہیم کا مقام اور جو بھی اس میں داخل ہوا وہ امن پانے والا ہو گیا۔ اور لوگوں پر اللہ کا حق ہے کہ وہ اس کے گھر کا حج کریں یعنی جو بھی اس گھر تک جانے کی استطاعت رکھتا ہو اور جو انکار کر دے تو یقیناً اللہ تعالیٰ تمام جہانوں سے بے نیاز ہے۔

حضور نے فرمایا ان آیات کریمہ میں جو بات خصوصیت سے قابل توجہ ہے وہ یہ ہے کہ ابراہیم حنیف کی ملت کی پیروی کرو جو مشرکوں میں سے نہیں تھا۔ فرمایا یہ بات ان آیات کی کنٹرولنگ کلاز ہے اور بعد میں آنے والی سب باتیں اسی بات کی روشنی میں ہوں گی۔ حضور نے فرمایا کہ کسی کو یہ حق نہیں کہ وہ بیت اللہ شریف کے ساتھ شرک کو وابستہ کرے ورنہ تمام بنی نوع انسان کا برابر حق ہے کہ وہ یہاں پر آئیں اور ابراہیم کے مناسک ادا کریں اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ وہ پہلا گھر ہے جو لوگوں کیلئے بنایا گیا یعنی تمام الناس کیلئے حضور نے فرمایا کہ بیت اللہ شریف میں جتنی بھی آیات ہیں وہ سب ابراہیم کے مَقام میں یعنی ابراہیم کے بلند مَقام کو ظاہر کرنے والی ہیں۔ حضور نے وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ بہت سے لوگ نادانی سے مَقام کو مُقام پڑھ جاتے ہیں جو ایک ظاہری جگہ کا نام ہے حالانکہ مَقام کسی ظاہری جگہ کو نہیں بلکہ مرتبے کو کہتے ہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے جو نشانات وہاں ہیں وہ آپ کے مرتبے کو ظاہر کرنے کیلئے پھیلے پڑے ہیں نہ کہ کوئی ایسی معیّن جگہ ہے جہاں ابراہیم نے مصلّی بنایا اور وہاں اس کا مُقام ہے یہ مشہور ہے کہ جس پتھر پر حضرت ابراہیم دُعا کرنے کیلئے کھڑے ہوا کرتے تھے اس پتھر کو مُقام ابراہیم کہتے ہیں اور وہاں پتھر پر ان کے کھڑے ہونے کے گہرے نشان بھی ہیں حضور نے فرمایا یہ سب فرضی کہانیاں ہیں ان کا حقیقت سے کوئی بھی تعلق نہیں اور یہ قرآن کریم کے مؤقف کے صریحاً خلاف ہے۔ قرآن مجید تو مَقام کہہ رہا ہے لوگ غلطی سے مُقام کہہ دیتے ہیں حضور نے خطبہ کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ جو کوئی اس میں خانہ کعبہ میں داخل ہوا امن میں آگیا اور اَلْبَیْت میں "اَلْ" آنے کے نتیجہ میں وہ سارے مفاہیم اس میں آجاتے ہیں جو ایک کامل گھر کے لئے ہونے چاہئیں جو ہر پہلو سے مکمل ہے اور عظیم الشان ہے لوگوں پر فرض ہے کہ اس گھر کا طواف کریں جن کو بھی استطاعت ہو وہاں تک پہنچنے کی۔

ان آیات کے بعد حضور انور نے قرآن مجید کی بعض اور آیات کی تلاوت فرما کر ان کا ترجمہ اور مختصر تفسیر بھی بیان فرمائی جن میں حج اور بیت اللہ شریف کی عظمت کے متعلق اللہ تعالیٰ کے احکامات بیان فرمائے گئے ہیں ایسی آیات میں بیت اللہ شریف کی تعمیر جو حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کے زمانہ میں ہوئی اور بیت اللہ شریف کے مستقبل کے متعلق ان کی دل گداز دُعائیں شامل ہیں اور جن میں وہ دُعا بھی شامل ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے متعلق حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے کیں۔

اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کو جاری رکھتے ہوئے حضور انور نے وہ عظیم تاریخی واقعہ بیان فرمایا جس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت ہاجرہ اور حضرت اسماعیل کو مکہ کی بے آب و گیاہ وادی میں چھوڑ آتے ہیں تب اللہ تعالیٰ حضرت ہاجرہ کی سعی صفا مروہ کے دوران حضرت اسماعیل کے قدموں کے پاس زمزم کا چشمہ جاری فرما دیتا ہے اور جہاں بعد میں ایک عظیم الشان شہر کی تعمیر ہوتی ہے حضور نے فرمایا جب حضرت ابراہیم اور اسماعیل بیت اللہ کی تعمیر کر رہے تھے ساتھ ہی یہ بھی دُعا کر رہے تھے کہ مجھے اور میرے بیٹوں کو اس

باقی صفحہ (12) پر ملاحظہ فرمائیں

صرف جمعہ کے روز نصف النہار کے وقت بھی نماز پڑھی جا سکتی ہے

﴿خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ ۱۷/ مارچ ۲۰۰۰ء بمقام اسلام آباد (انگلینڈ)﴾

عیدالاضحیہ کے خطبہ کے معاً بعد حضور نے خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے پہلے تشہد تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت فرمائی۔ اور پھر فرمایا:

چونکہ آج جمعہ کے بعد عصر کی نماز بھی جمع ہو گی اور جمعہ سے پہلے دو سُنتیں۔ سنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق ضرور ادا کرنی چاہئے۔ فرمایا کہ میں لوگوں کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ سُنتیں ادا کر رہے ہیں۔ خطبہ جمعہ کے بعد جب مَیں سُنتیں ادا کروں گا تو آپ سب بھی سنتیں ادا کر لیں اور اس کے بعد پھر نماز جمعہ ادا ہو گی۔

فرمایا: نصف النہار کا وقت گزر چکا ہے اس پہلو سے ایسا کوئی مسئلہ نہیں کہ جب سورج عین سر پر ہو تو نماز نہیں پڑھی جا سکتی۔ فرمایا لیکن عجیب اتفاق ہے کہ جمعہ کے دن نصف النہار میں جمعہ پڑھنے کی مناہی نہیں اس تعلق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واضح ارشادات موجود ہیں۔ چنانچہ ابوداؤد کتاب الصلوۃ میں حدیث ہے کہ حضرت ابو قتادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ جمعہ کے دن کے علاوہ نصف النہار کے وقت نماز پڑھنے کو منع فرماتے تھے۔

اسی طرح ابوداؤد کتاب الصلوۃ میں ہے کہ حضرت ایاس بن سلمی ابن الاکوع اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ پڑھ کر چلے جایا کرتے تھے اور دیواروں کا کوئی سایہ نہیں ہوتا تھا یعنی جمعہ پہلے پڑھنا بھی جائز ہے۔ یعنی نصف النہار سے پہلے کا وقت ہو لیکن آج تو حُسن اتفاق کہہ لیں کہ ویسے ہی اب پابندیاں باقی نہیں رہیں۔

حضور نے فرمایا آج صرف یہ دو حدیثیں میں نے آپ کے سامنے بیان کرنی تھیں۔

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

مذہبی معلومات کی کمی یا عمداً شرارت؟

—(۳)—

گزشتہ دواقساط...... ہم مسٹر جوگندر سنگھ سابق سی-بی-آئی ڈائریکٹر کے اس مضمون کے جواب میں کسی قدر عرض کر رہے ہیں جس میں انہوں نے پہلے تو اسلام کو ایک جنگجو مذہب بتایا اور پھر یہ خیال ظاہر کیا تھا کہ مذہبی کتب کو خدائی نہیں ماننا چاہئے اور ہمیشہ کیلئے انہیں گلے کا ہار نہیں بنا لینا چاہئے۔

آج کی گفتگو میں ہم ان کے مضمون کے اس پہلو پر کسی قدر روشنی ڈالیں گے جس میں انہوں نے لکھا ہے کہ:

"اکثریتی ہندو مذہب ہمیشہ برداشت کرنے والا رہا ہے ہندو اور سکھ دھرم اعتدال پسند رہے ہیں ان مذاہب نے کبھی تبدیلیٔ مذہب نہیں کیا۔"

جہاں تک اکثریتی ہندو مذہب کی اعتدال پسندی کا تعلق ہے تو ہندو مذہب کی سینکڑوں سال کی تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ یہ مذہب غیروں کیلئے تو درکنار خود اپنے ماننے والوں کیلئے اعتدال پسند نہیں رہا بلکہ ان کو انسان ہونے کے حقوق تک نہیں دیتا رہا۔ اور دراصل حقیقت یہ ہے کہ اکثر ہندوؤں نے اسلام کو قبول ہی اس لئے کیا ہے کہ اکثریتی ہندو مذہب میں ہندو مذہب ہی کی چھوٹی کہلائی جانے والی اقوام کیلئے نہایت ظالمانہ تعلیمات بیان ہوئی ہیں ان پر مظالم کے پہاڑ توڑے گئے ہیں۔ اگر آپ کو ہماری بات کا یقین نہ ہو تو اس آرین ہسٹری کا مطالعہ کرلیں جس میں جینیوں بدھوں اور دیگر مذاہب پر ہی نہیں بلکہ اپنے ہی مذہب کے شودر کہلانے والوں کو شرمناک مظالم کا نشانہ بنایا گیا ہے۔

ذیل میں ہم اس کے چند نمونے اپنے قارئین کی خدمت میں پیش کرتے ہیں:

آرین لوگ جس وقت ہندوستان میں آنے ہیں تو یہاں کے مول نواسیوں پر اُن کے ظلم و تشدد سے تاریخ ہند بھری پڑی ہے آریوں نے ہندوستان آتے ہی پہلے تو دراوڑوں کو (جو اکثر شودر تھے) اپنے ظلم اور تشدد کا نشانہ بنایا اور ان بے چاروں کو شمال سے جنوب میں دھکیل دیا۔ (رسالہ سدھا لکھنؤ جنوری ۱۹۲۹ء بحوالہ اچھوت اُدھار کی حقیقت) شری سوامی بودھانند جی اپنی کتاب "بھارت کے مول نواسی اور آریہ" کے صفحہ ۳۴ پر وید منتر درج کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

"مندرجہ بالا منتروں سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ آریہ لوگ اپنے مخالفوں کو جڑ بنیاد سے کاٹ ڈالنے ان کی دولت چوپائے زمین اور قلعے چھین لینے پر ہمیشہ مستعد رہتے تھے اور وہ انہیں پہاڑوں پر سے دھکیلتے ان کی کھالیں کھینچتے اور ان کی حاملہ عورتوں تک کو مار ڈالتے تھے۔ وہ ان کے شہروں اور قلعوں کو برباد کرتے اور انہیں جلا دیتے یہ سب ان کی دشمنی کے روشن ثبوت ہیں"۔

اپنی ا۔ کتاب میں بودھوں اور جینیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس طرح ان تعلیمات کی روشنی میں بے چارے بودھوں اور جینیوں کے ساتھ جو سلوک ہوا نا قابلِ بیان ہے۔ ایسا بہیمانہ سلوک کیا گیا کہ دنیا حیران ہے کہ وہ کروڑوں بودھ جین کہاں ہیں وہ غریب کدھر چلے گئے ان کے مذہب اور لٹریچر اور تہذیب کا کیا حشر ہوا"۔

مہارشی شوبرت لعل ایم-اے اپنی کتاب "جین دھرم" میں لکھتے ہیں کہ چونکہ جینی ویدوں کی مذمت کرتے تھے انہیں ہندو ناستک کہتے تھے اور پھر اس حد تک ان کی مخالفت کی گئی کہ سب نے متفقہ فیصلہ دیا کہ ان کو کھولتے ہوئے تیل کے کڑاہوں میں ڈال کر جلا دو ان کی تمام کتابیں چھین کر دریا میں غرق کردو"۔

ملک کے اِس سرے سے اُس سرے تک اس فیصلہ کے نتیجہ میں مہرشی لکھتے ہیں:

"بے تمیزی کا آتشکدہ مشتعل ہو گیا یہ سُنا کرتے تھے کہ اکثر لوگ دشمنوں کو زندہ در گور کر دیا کرتے تھے یہاں نئی سوجھ یہ سوجھی کہ معصوم انسان ہمدرد تمام موجودات کی محبت کا دم بھرنے والے یہ انسان زندہ در آتش کر کے خشک ایندھن کی طرح سوخت کر دیئے گئے یہ بھی کوئی دھرم ہے کیا یہ ایشور کا آئین ہے کیا یہ انسانیت ہے"۔

جہاں تک بودھوں کے قتل عام کا تعلق ہے تو اس بارہ میں سوامی دیانند جی کے شاگرد پنڈت بھیم سین جی اٹاوی نے اپنے ماہوار رسالہ براہمن سروسو جلد ۱۶ نمبر ا صفحہ ۱۴ میں بحوالہ شنکر دگ وجے لکھا ہے۔

"جب آریوں اور بودھوں و جینیوں کے درمیان مباحثہ ہوا تو اس وقت مشہور راجہ سردھنوا کے تمام شکوک رفع ہو گئے اور وہ ویدک دھرمی بن گیا اس کے بعد اس نے اپنے ملازموں کو مخالفین وید کے مارنے کو تاکیدی حکم دیا"۔ (بحوالہ اچھوت اُدھار کی حقیقت)

سوامی دیانند جی نے بھی ستیارتھ پرکاش کے صفحہ ۳۳۵ پر لکھا ہے کہ:

"اب جتنے بُت جینیوں کے نکلے ہیں وہ شنکر آچاریہ کے وقت میں ٹوٹے تھے اور جو بغیر ٹوٹے نکلتے ہیں وے جینیوں نے خود زمین میں گاڑ دیئے تھے کہ توڑے نہ جائیں"۔

یہ تو خیر جینی یا بودھ تھے لیکن اپنے ہی مذہب کی نیچی ذات پر ہندو دھرم کے شاستروں کے مطابق جو مظالم ڈھائے گئے وہ کچھ اس طرح تھے۔ چنانچہ منوسمرتی کے درج ذیل حوالے ملاحظہ فرمایئے۔ لکھا ہے:

۱- شودر کیلئے ایک ہی کرم پربھو نے ٹھہرایا ہے یعنی صدقِ دل سے ان تینوں ورنوں (یعنی براہمن کشتری اور ویش) کی خدمات کرنا۔

۲- براہمن کے نام میں لفظ منگل یعنی خوشی اور کشتری کے نام میں بل یعنی طاقت ویشیہ کے نام میں لفظ دھن اور شودر کے نام میں لفظ تحقیر شامل ہے (ادھیائے ۲ شلوک ۳۱)

۳- سود لینے کے متعلق تعلیم ملاحظہ فرمائیں۔

"براہمن سے فی صد دو روپیہ کھتری سے تین روپیہ ویشیہ سے چار روپیہ اور شودر سے پانچ روپیہ ماہوار سود لینا چاہئے۔ (منو نمبر ۱۴۲/۸)

۴- اگر شودر براہمن کو چور کہے تو اس کو سزائے موت دی جائے (منو ۸/۲۶۷)

۵- اگر شودر براہمن سے سخت کلامی کریں تو ان کی زبان چھید دی جائے"۔ (۸/۲۷۰)

۶- شودر براہمن کو نیچ کہے تو اس کے منہ میں دس انگل جلتی سلاخ ڈال دی جائے"۔

۷- شودر براہمن کے بال، پاؤں، داڑھی گلا فوطہ وغیرہ غرور سے پکڑے تو اس کا ہاتھ کاٹ ڈالنا چاہئے۔ اور یہ خیال نہ کرنا چاہئے کہ اس کو تکلیف ہو گی"۔ (۸/۲۸۳)

۸- برہما نے شودر کو براہمنوں کی خدمت کیلئے بنایا ہے اس لئے خواہ شودر خریدا ہوا ہو یا ملازم ہو خواہ ملازم نہ ہو اس سے برابر کام لینا چاہئے۔

۹- شودر براہمن وغیرہ کو غرور سے دھرم اپدیش کرے تو راجہ اس کے منہ اور کان میں اُبلتا ہوا سیسہ ڈال دیں۔ (۸/۲۷۲)

۱۰- بیوہ لڑکا اور غلام (شودر) جس دو ت کو جمع کریں وہ اس کے مالک نہیں (۸/۴۱۵)

۱۱- بھنگی اور چمار مردے کے کپڑے پہنیں پھوٹے ہوئے برتن میں کھانا کھائیں لوہے کے زیور پہنیں۔ (۱/۵۳)

۱۲- شودر طاقت رکھنے پر بھی دولت جمع نہ کرے کیونکہ شودر کے پاس دولت جمع ہونے پر وہ براہمن کو نقصان پہنچاتا ہے۔ (۱۰/۱۲۹) (مذکورہ تمام حوالہ جات منوسمرتی رندھیر پرکاش ہری دوار کی شائع شدہ تیسرے ایڈیشن سے ہیں۔ ہندی ترجمہ پنڈت جوالہ پرشاد چترویدی نے کی)

گوتم سمرتی ادھیائے نمبر ۱۲ میں لکھا ہے شودر اگر وید کو سُن لے تو راجہ سیسے اور لاکھ سے اس کے کان بھر دے وید منتروں کا اُچارن (تلاوت) کرنے پر اس کی زبان کٹوا دے اور اگر وید کو پڑھے تو اس کی زبان ہی کاٹ ڈالے۔

ہندو تاریخ اور ہندو مذہب کی مقدس کتب سے ماخوذ مذکورہ حوالوں کی موجودگی میں مسٹر جوگندر سنگھ کا یہ کہنا کہ اکثریتی ہندو مذہب ہمیشہ برداشت کرنے والا اور اعتدال پسند رہا ہے۔ عجیب مضحکہ خیز معلوم ہوتا ہے۔ جو خود اپنے ہم مذہب والوں کیلئے رواداری اور قوت برداشت نہیں رکھتے وہ دوسروں کیلئے بھلا کیا اعتدال پسندی اور رواداری دکھلائیں گے۔ بدھوں اور جینیوں کے متعلق تاریخ کے مستند حوالے بھی ہم اوپر پیش کر آئے ہیں۔ رہی سکھ تاریخ تو یہ بات درست ہے کہ سکھ گوروؤں پر بعض مسلم بادشاہوں نے اپنے حکومت کے نشہ میں مظالم ڈھائے ہیں لیکن بالکل ایسے ہی مظالم مہاراجہ رنجیت سنگھ جی کی حکومت سے قبل سکھوں کی طرف سے مسلمانوں پر بھی ہوئے۔ خود سکھ تاریخ گواہ ہے کہ اس دور میں پنجاب میں انتقامی جذبات کے تحت کئی مسلم دیہاتوں میں لوٹ مار اور قتل و غارت کا بازار گرم کیا جاتا رہا ہے۔ لیکن اس کے مقابل پر ہم سرورِ کائنات حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک زندگی کا وہ نمونہ پیش کر چکے ہیں جس میں آپ نے تیرہ سال تک لگاتار مظالم ڈھانے والے اہل مکہ کو فتح مکہ کے زمانہ میں اس طرح معاف فرمادیا کہ کسی ایک سے بھی بدلہ نہیں لیا۔ پس اعتدال پسندی اور قوت برداشت اگر دیکھنی ہو تو بانیٔ اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کا مطالعہ کرو اور اس سے زندگی کے سبق حاصل کرو۔ اللھم صل علیٰ محمد وعلیٰ اٰل محمد وبارك وسلم انک حمیدٌ مجید۔

پس سراسر غلط ہو گا کہ مذاہب کو اعتدال پسند یا انتہا پسند قرار دیا جائے۔ تمام مذاہب اپنی مقدس تعلیمات کی رُو سے ہمیشہ ہی امن و سلامتی اور محبت و رواداری پھیلانے والے رہے ہیں لیکن بعد میں انکے بعض ماننے والے اپنے مفادات کی خاطر مذاہب میں انتہا پسندانہ خیالات داخل کرتے رہے ہیں۔

لہٰذا یہ کہنا غلط اور تاریخی حقائق کو مسخ کرنے کے مترادف ہو گا کہ اسلام نے تشدد کی تعلیم دی ہے جس کے نتیجہ میں زبردستی تبدیلیٔ مذہب ہوا اس موقعہ پر کیا ہمیں یہ کہنے کا حق نہ ہو گا کہ حضرت بابا نانک جی کی مبارک آمد کے بعد کثرت سے ہندوؤں کا سکھ دھرم کی طرف جو رجحان ہوا تو وہ کس تشدد کے نتیجہ میں ہوا جس کے نتیجہ میں آج پنجاب میں سکھوں کی کثرت ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ان بزرگوں کی طرف تشدد کو منسوب کرنا یا جبری تبدیلیٔ مذہب کا ان کے متعلق تصور بھی کرنا حد درجہ کی غلطی اور ناانصافی ہو گی۔ ہندوؤں نے جب بھی سکھ دھرم کو اپنایا ہے تو سکھ دھرم کی رواداری اور مساوات انسانی کی تعلیمات سے ہی متاثر ہو کر اپنایا ہے۔

یہی حال قبول اسلام کا بھی ہے۔ ہندوستان میں ہندوؤں کی اکثریت خاص طور پر چھوٹی ذات کے ہندو جس وقت اپنے ہی مذہب کی اونچی ذات کے مظالم کے شکار ہوئے تو اسلام کی محبت و آشتی اور مساوات کی تعلیم سے متاثر ہو کر لاکھوں ہندوؤں نے اسلام قبول کر لیا۔ پس حقیقت یہ ہے کہ مسلمانوں نے تشدد کے ذریعہ تبدیلیٔ مذہب نہیں کیا بلکہ خود لوگوں نے اپنے ہم مذہبوں کے تشدد سے مجبور ہو کر اور اسلام کی تعلیمات سے متاثر ہو کر اور اپنے لئے اسلام کی تعلیمات کو فائدہ مند جان کر وقت وقت پر اسلام کو قبول کیا ہے۔ (باقی)

(منیر احمد خادم)

خطبہ جمعہ

خدا تعالیٰ نے ان پر دو ذمہ داریاں مقرر کی ہیں۔ ایک حقوق اللہ اور ایک حقوق العباد

تم میں سے بہترین وہ ہے جو اپنے اہل کے حق میں سب سے اچھا ہو

خاوند کے گھر کی عمدگی کے ساتھ دیکھ بھال کرنے والی اور اسے اچھی طرح سنبھالنے والی عورت کو وہی ثواب اور اجر ملے گا جو اس کے خاوند کو اپنی ذمہ داریاں اداکرنے پر ملتاہے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-
فرمودہ ۲۱/ جنوری ۲۰۰۰ء بمطابق ۲۱ صلح ۱۳۷۹ ھجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْنَ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَة. وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ﴾۔ (البقرہ:۲۲۹)

اور ان عورتوں کا دستور کے مطابق مردوں پر اتنا ہی حق ہے جتنا مردوں کا ان پر ہے حالانکہ مردوں کو ان پر ایک قسم کی فوقیت بھی ہے اور اللہ کامل غلبہ والا (اور) حکمت والا ہے۔

آج جو خطبات کا سلسلہ شروع کرنے لگا ہوں اس کا تعلق حقوق سے ہے۔ خاوند کے بیوی پر، بیوی کے خاوند پر، بچوں کے باپ پر، باپ کے بچوں پر۔ غرضیکہ حقوق کے تعلق میں آئندہ چند خطبات ہونگے۔ جب بھی میں کبھی مردوں کو یاد کراتا ہوں کہ ان کو اپنی بیویوں کے حق ادا کرنے چاہئیں تو کئی احتجاج کرتے ہیں کہ بیویوں کو بھی تو توجہ دلائیں۔ بیویوں کو توجہ دلاتا ہوں تو وہ کہتی ہیں کہ مردوں کو بھی توجہ دلائیں۔ یہ آپس کی بحث جاری رہتی ہے۔ تو میں نے کہا ان دونوں کو باری باری حقوق کی طرف توجہ دلاؤں گا تاکہ ایک کو دوسرے سے یا دونوں کو مجھ سے شکوہ کا حق باقی نہ رہے۔

سب سے پہلے میں چند احادیث نبوی آپ کی خدمت میں اپنی طرف سے پیش کرتا ہوں۔ احادیث نبوی کے لفظ کے ساتھ ایک تھوڑا سا تردّد ہوا تھا، آنحضورؐ کے فرمان ہیں جو آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں یہ سنن الترمذی کتاب المناقب سے حدیث لی گئی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم میں سے بہترین وہ ہے جو اپنے اھل کے حق میں سب سے اچھا ہے۔ اور مَیں اپنے اھل کے حق میں تم سب سے اچھا ہوں۔

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر قرآن نازل ہوا، آپؐ ہی بہتر جانتے تھے کہ اھل کے حق میں اچھا ہونے سے کیا مراد ہے اور آپؐ نے اپنے آپ کو ایک نمونہ کے طور پر پیش کیا ہے۔ پس جو بھی حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے محبت کرتا ہے اور آپؐ کے نمونے پر چلنا چاہتا ہے اس کو اپنے اہل وعیال کے حق اس طرح ادا کرنے چاہئیں جیسے کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ ادا فرمایا کرتے تھے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ترمذی کتاب النکاح سے یہ حدیث لی گئی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا مومنوں میں سے ایمان کے لحاظ سے کامل ترین وہ ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہیں اور تم میں سے اخلاق کے لحاظ سے بہترین وہ ہیں جو اپنی عورتوں سے بہترین اور مثالی سلوک کرتے ہیں۔ (سنن الترمذی کتاب النکاح باب حق المرأة علی زوجها)

اخلاق سے بعض مرد یہ سمجھنے لگتے ہیں کہ باہر کی دنیا میں اخلاق سے پیش آؤ تو یہی مراد ہے رسول اللہ ﷺ کی۔ ہرگز یہ مراد نہیں۔ بلکہ فرمایا گھر میں بھی اخلاق ہونے چاہئیں۔ جبکہ باہر کے لوگوں کے سامنے تو تصنّع بھی ہو جاتا ہے مگر گھر میں تصنّع نہیں چلتا اس لئے اپنی بیوی سے حسن سلوک اور اعلیٰ اخلاق سے پیش آؤ تب تم سچے مومن کہلاؤ گے۔

ایک حدیث سنن ابن ماجہ سے لی گئی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دنیا تو عارضی ٹھکانہ ہے۔ دنیا کے عارضی سامانوں میں نیک عورت سے بڑھ کر کوئی سامان افضل نہیں۔ (سنن ابن ماجه ابواب النكاح باب فضل النساء)۔ بہت ہی عارفانہ کلام، بہت ہی گہری بات ہے۔ نیک عورت جس کو میسر آجائے اس سے بہتر اور اس کا دنیا میں جو عارضی ٹھکانہ ہے اس سے بہتر نہیں چل سکتا کہ گھر میں کوئی نیک عورت ہو۔ فرمایا عارضی سامانوں میں نیک عورت سے بڑھ کر کوئی سامان افضل نہیں۔

نسائی سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک حدیث لی گئی ہے۔ آپ عرض کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ کونسی عورت بطور رفیقۂ حیات بہتر ہے؟ آپؐ نے فرمایا وہ جس کی طرف دیکھنے سے طبیعت خوش ہو، مرد جس کام کے کرنے کے لئے کہے اُسے بجالائے اور جس بات کو اس کا خاوند ناپسند کرے اُس سے بچے۔ (سنن نسائی كتاب النكاح)

پھر مسلم کتاب النکاح سے یہ حدیث ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مومن کو اپنی مومنہ بیوی سے نفرت اور بغض نہیں رکھنا چاہئے۔ اگر اسے اس کی ایک بات ناپسند ہے تو دوسری بات پسندیدہ بھی ہوتی ہے۔ (مسلم کتاب النكاح باب الوصية بالنساء)۔ یہ ناممکن ہے کہ کوئی شخص صرف برائیوں کا مرقع ہو۔ اچھی چیز پر نظر ڈالنے کی عادت ڈالنی چاہئے اور جو نسبتاً تکلیف دینے والی چیزیں ہیں ان کو جہاں تک ہو سکے نظر انداز کرنا چاہئے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق یہ روایت ہے کہ ایک دفعہ گزر رہے تھے تو ایک گدھا مرا ہوا تھا جس کا پیٹ پھولا ہوا تھا۔ لوگوں نے، جو ساتھی تھے اس کے متعلق باتیں کرنی شروع کر دیں کہ یہ خرابی ہے، یہ خرابی ہے، یہ خرابی ہے تو اس کے غالباً دانت تھے، جہاں تک مجھے یاد ہے، بہت خوبصورت چمک رہے تھے تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ دانتوں کی طرف بھی تو دیکھو کہ کیسے چمک رہے ہیں۔ پس یہ وہ چیز ہے جو مردوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اپنے گھر کے معاملے میں دیکھنا چاہتے ہیں۔ بیویوں میں کوئی نقص ہوں یا نہ ہوں، ان کو نظر آرہے ہوں، فرضی ہوں یا حقیقی ہوں مگر ان میں خوبیاں بھی تو ہوتی ہیں۔ اس لئے خوبیوں پر نگاہ رکھتے ہوئے جو کمزوریاں ہیں ان سے درگزر کرنا چاہئے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ حدیث بخاری میں درج ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ عورتوں کی بھلائی اور خیر خواہی کا خیال رکھو کیونکہ عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے اور پسلی کا سب سے زیادہ کج حصہ اس کا سب سے اعلیٰ حصہ ہوتا ہے۔ اگر تم اسے سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے تو اسے توڑ ڈالو گے اور اگر تم اسے اس کے حال پر ہی رہنے دو گے تو وہ ٹیڑھا ہی رہے گا۔ پس عورتوں سے نرمی کا سلوک کرو۔ اسی روایت کو بعض اور الفاظ میں یوں بھی بیان کیا گیا ہے کہ ایک اور روایت ہے عورت پسلی کی طرح ہے اگر تم اس کو سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے تو اسے توڑ دو گے لیکن اس کے ٹیڑھے پن کے باوجود اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرو گے تو فائدہ اٹھالو گے۔ (صحيح بخاری كتاب الانبياء)

اس ضمن میں یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ قرآن کریم کے بیان کے مطابق عورت آدم کی پسلی سے پیدا نہیں کی گئی بلکہ آدم کی پیدائش کے ساتھ ہی پہلے بھی موجود تھی۔ تو یہ محاورے ہوتے ہیں جن کے معنے سمجھنے چاہئیں۔ پسلیوں میں ایک کجی بھی ہے لیکن اس کی کجی کی وجہ سے چھاتی کے اندر جو کمزوریاں ہوں یا جو بہترین جگہ جس کی حفاظت کرنی چاہئے وہ ہوں ان کو پسلی ڈھانپتی ہے۔

عورت بھی اسی طرح اپنے مرد کے لئے بہت سی چیزوں کے ڈھانپنے کا موجب بن جایا کرتی ہے اور حفاظت کرتی ہے اس کی۔ پس یہ مضمون ہے جس کو پیش نظر رکھنا چاہئے کہ عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے سے مراد کیا ہے۔ اس پسلی کو اگر سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے تو وہ ٹوٹ جائے گی مگر اگر اس کی کجی میں ہی اس کے حسن ادا پر غور کرو گے تو پتہ چلے گا کہ عورت میں جو ہلکی سی کجی سی پائی جاتی ہے وہی اس کی حسن ادا ہے۔ اور اس کی وجہ سے وہ اور زیادہ پیاری ہو جاتی ہے۔ تو عورتوں کے نخرے کرنے کی بعض دفعہ ہلکی سی عادت ہوتی ہے ان کو برداشت کرنا چاہئے کیونکہ ان نخروں میں ہی ان کا حسن ہے، جب حسن آتا ہے تو نخرے آ ہی جاتے ہیں ساتھ۔ تو اس لئے یہ مضامین ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ہمیں سمجھائے ہیں کہ عورت کو اس طرح سیدھا کرنے کی کوشش نہ کرو کہ وہ ٹوٹ کے رہ جائے۔ اس کے ٹیڑھے پن میں ایک حسن ہے اس سے لطف اندوز ہو اور اس کا ہر طرح سے خیال رکھا کرو۔

حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں اور یہ ابوداؤد سے حدیث لی گئی ہے کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے عرض کی کہ اے اللہ کے رسول ہم میں سے کسی کی بیوی کا حق اس کے خاوند پر کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ جب تو کھاتا ہے تو اس کو بھی کھلا اور جب تو پہنتا ہے یا فرمایا جب تو کمائے تو اس کو بھی پہنا اور چہرے پر نہ مار اور نہ اس کو برا بھلا کہہ اور اس سے علیحدگی اختیار نہ کر مگر گھر کے اندر ہی۔ (سنن ابو داؤد کتاب النکاح باب فی حق المرأة علی زوجھا)

اس میں بھی حسن معاشرت کے بہترین اصول بیان فرمادئے گئے ہیں۔ بعض مردوں کی عادت ہوتی ہے کہ جو کماتے ہیں وہ باہر ہی کھاتے پیتے اڑا دیتے ہیں اور بیوی کو تنگ کرتے ہیں تو یہ ناجائز حرکت ہے۔ جو کماؤ اس کے مطابق ہی بیوی کو دیا کرو اور باہر پھر کر کھانا کھانے کی عادت اچھی بات نہیں ہے سوائے اس کے کہ اگر ہو سکتا ہو تو بیوی کو بھی ساتھ لے کے جاؤ۔ یہ جو حرکت کرتے ہیں لوگ کہ خود باہر دوسروں کے ساتھ عیش کرتے پھرتے ہیں اور گھر میں بیوی اور بچوں کے لئے صرف دال روٹی کا سامان مہیا کر دیتے ہیں یہ جائز حرکت نہیں ہے۔ ایسا ہی ایک کنجوس کے متعلق آتا ہے کہ وہ اس طرح ہی کیا کرتا تھا، بیوی کو تنگ کرتا تھا اور کبھی ساتھ لے کر باہر نہیں جاتا تھا۔ بیوی نے ایک دن کہا کہ آپ آج بڑے تیار ہو رہے ہیں کیا بات ہے۔ اس نے کہا میں آج باہر کھانا کھا رہا ہوں۔ تو اس نے کہا میں بھی تو ہوں۔ اس نے کہا آپ بھی ساتھ جائیں گی، فکر نہ کریں ہم باہر کھانا کھائیں گے۔ باہر گئے تو صحن میں کہا کرسیاں لگا دو یہیں کھانا کھائیں گے۔ تو باہر سے مراد وہ صحن تھا۔ تو ایسے ایسے لوگ، تمسخر ہیں عورتوں سے۔ ان کا خیال رکھنا چاہئے۔ جہاں تک ممکن ہو ساتھ لے جانا چاہئے اور میرا اپنا بھی ہمیشہ یہی طریق رہا ہے کہ جب بھی کبھی توفیق ملے باہر جا کے کھانا وانا کھانے کی تو بیوی بچوں کو ضرور ساتھ لے کے جاتا ہوں۔ یہی اسوہ ہے جس کی طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ہمیں توجہ دلائی ہے۔

پھر یہ جو فرمایا بعض دفعہ غصے سے ایک انسان تھوڑا سا مار بھی دیتا ہے اور اس کی کئی وجوہات ہوتی ہیں بعض لوگ بدمزاجی کی وجہ سے بھی مار دیتے ہیں مگر بعض تنگ آجاتے ہیں بعض حرکتوں کی وجہ سے۔ یہ الگ مضمون ہے جس کی تفصیل میں بعض دوسرے خطبات میں بیان کر چکا ہوں مگر ایسی صورت میں یہ بہت باریک حکم ہے۔ چہرے پر نہ مار اور برا بھلا نہ کہہ اور اس سے علیحدگی اختیار کر مگر گھر کے اندر۔ مراد یہ ہے کہ جب یہ باہر نکلیں تو بظاہر تو یہ منافقت ہے لیکن یہ بڑا ضروری ہے کہ لوگوں کو نہ پتہ چلے کہ خاوند بیوی سے ناراض ہے اور بیوی کی عزت رہ جائے۔ تو یہ منافقت نہیں ہے۔ بلکہ بیوی کی دلداری کی خاطر یہ حکم دیا گیا ہے کہ باہر ساتھ لے کر جاؤ اور پھر اس سے بات نہ کرو، بولو نہیں، تو ساری دنیا میں مشہور ہو جائے گا کہ پتہ نہیں کیوں یہ اپنی بیوی سے ناراض ہے۔ اس لئے اس نصیحت پر بھی بڑی باقاعدگی سے کاربند ہونی چاہئے۔

ایک حدیث ابوداؤد سے لی گئی ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ رحم کرے اس شخص پر جو رات کو اُٹھے، نماز پڑھے اور اپنی بیوی کو اٹھائے۔ اگر وہ اٹھنے میں پس و پیش کرے تو اس کے منہ پر پانی چھڑکے تاکہ وہ اُٹھ کھڑی ہو۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ رحم کرے اس عورت پر جو رات کو اٹھی، نماز پڑھی اور اپنے میاں کو جگایا'۔ بعضوں کی بیویاں زیادہ نمازی ہوتی ہیں بعضوں کے خاوند زیادہ نمازی ہوتے ہیں تو دونوں کے لئے یہ نصیحت کر دی گئی ہے کہ اگر اٹھانا ہے نیک کام کے لئے تو سختی نہیں کرنی پانی کا چھینٹا دو چہرہ پر، اس سے آنکھ کھل جاتی

تبلیغ دین و نشرو اشاعت کے کام پر ☆ مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of All kinds of Fashion Leather Products & General order Suppliers & Importers.

Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta - 700039

Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No.: 9610 - 606266

ہے۔ یہ طریق اختیار کرو۔ فرمایا اللہ تعالیٰ رحم کرے اس عورت پر جو رات کو اٹھی، نماز پڑھی اور اپنے میاں کو جگایا اور اگر اس نے اٹھنے میں پس و پیش کیا تو اس کے چہرے پر پانی چھڑکا تاکہ وہ اُٹھ کھڑا ہو'۔ بچپن میں میری نیند بھی بہت سخت ہوا کرتی تھی۔ ہمارے مؤذن، جو زندہ ہیں، آج کل جرمنی میں ہوتے ہیں عطا محمد صاحب، ان کو حکم یہ تھا کہ مجھے گود میں اٹھا کے مسجد کی ٹوٹی کے نیچے ڈال دیں اور وہ باقاعدہ اوپر ٹوٹی کھول دیا کرتے تھے۔ تو بہر حال یہ مختلف نیند کی حالت ہوتی ہے مگر بڑی عمر میں پھر چھینٹے ہی کافی ہوتے ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ عسفان سے واپسی کے وقت ہم آنحضرت ﷺ کے ہمراہ تھے۔ حضورؐ کے پیچھے اونٹنی پر حضرت صفیہؓ بیٹھی ہوئی تھیں۔ اونٹنی کے ٹھوکر کھانے کی وجہ سے دونوں گر پڑے۔ ابو طلحہؓ حضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو سہارا دینے کے لئے لپکے۔ حضورؐ نے فرمایا عورت کا خیال کرو۔ ابو طلحہؓ یہ سن کر منہ پر کپڑا ڈال کر حضرت صفیہ کے پاس آئے اور ان پر کپڑا ڈال دیا۔ پھر ان دونوں کے لئے سواری کو درست کیا۔ حضورؐ اور حضرت صفیہؓ اس پر سوار ہو گئے۔ (صحیح بخاری کتاب الجھاد و السیر)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ ایک سفر میں جا رہے تھے اور ایک سیاہ رنگ کا غلام جس کا نام اَنجَشہ تھا حُدی خوانی کر رہا تھا جس کی وجہ سے اونٹ تیز چلنے لگتے تھے۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا اے اَنجَشہ! ذرا ٹھہر کر اور آہستہ حُدی خوانی کرو تاکہ اونٹ تیز نہ چلیں کیونکہ اونٹوں پر شیشے اور آبگینے ہیں۔ (مسلم کتاب الفضائل باب فی رحمة النبیؐ للنساء)

تو یہ محاورہ جو آج کل بہت رائج ہے "Glass with Care,Glass with Care" یہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا محاورہ تھا اور آپؐ نے عورتوں کی نزاکت کے تعلق میں بیان فرمایا تھا کہ عورتیں آبگینے کی طرح ہوتی ہیں ان کے دلوں کا بھی خیال کرو کہ وہ آبگینے ٹوٹیں نہ اور ان کے بدنوں کا خیال کرو اور ان سے رحم اور شفقت کا سلوک کیا کرو۔

ابوداؤد کتاب النکاح میں یہ حدیث درج ہے۔ حضرت مَعقِل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم ایسی عورتوں سے شادی کرو جو محبّت کرنا جانتی ہوں اور جن سے زیادہ اولاد پیدا ہو تاکہ مَیں کثرتِ افراد کی وجہ سے سابقہ امتوں پر فخر کر سکوں۔ (سنن ابوداؤد کتاب النکاح باب تزویج الابکار)

اب جو دنیا کی شہنشاہ قومیں ہیں ان کا اپنے لئے تو یہ اصول ہے کہ بکثرت بچے پیدا کرنے لگ گئے ہیں اور غریب ملکوں کو کہتے ہیں کہ تم غریب ہو جاؤ گے بچے پیدا نہ کرو۔ مگر مسلمانوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی نصیحت پر عمل کرنا چاہئے۔ غریب ملکوں کی غربت کا علاج زیادہ بچے ہیں کیونکہ وہ بچے ماں باپ کا سہارا بنتے ہیں اور محنت میں ساتھ شامل ہوتے ہیں۔ اس لئے ان جدید نظریات کو قطع نظر کر کے جو منافقانہ ہیں آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی تعلیم پر عمل کرنا چاہئے۔ کثرت سے بچے پیدا ہوں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی امت بڑھے۔

ایک دفعہ اسماءؓ بنت یزید انصاری آنحضرتؐ کی خدمت میں عورتوں کی نمائندہ بن کر آئیں اور عرض کیا حضورؐ! میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں۔ مَیں عورتوں کی طرف سے حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو عورتوں اور مَردوں سب کی طرف مبعوث فرمایا ہے۔ ہم عورتیں گھروں میں بند ہو کر رہ گئی ہیں اور مردوں کو یہ فضیلت اور موقعہ حاصل ہے کہ وہ نماز باجماعت، جمعہ اور دوسرے مواقع اجتماع میں شامل ہوتے ہیں، نماز جنازہ پڑھتے ہیں، حج کے بعد حج کرتے ہیں اور سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں اور جب آپ میں سے کوئی حج، عمرہ یا جہاد کی غرض سے جاتا ہے تو ہم عورتیں آپ کی اولاد اور آپ کے اموال کی حفاظت کرتی ہیں اور سُوت کات کر آپ کے کپڑے بُنتی ہیں، آپ کے بچوں کی دیکھ بھال اور اُن کی تعلیم و تربیت کی ذمہ داری بھی سنبھالے ہوئے ہیں۔ کیا مردوں کے ساتھ ہم ثواب میں برابر کی شریک ہو سکتی ہیں؟ جبکہ مرد اپنا فرض ادا کرتے ہیں اور ہم اپنی ذمہ داری نبھاتی ہیں۔

حضور علیہ الصلوٰة والسلام نے اسماء کی یہ باتیں سُن کر صحابہ رضوان اللہ علیہم کی طرف مڑ کر دیکھا اور انہیں مخاطب کر کے فرمایا کہ اس عورت سے زیادہ عمدگی کے ساتھ کوئی عورت اپنے مسئلہ اور کیس کو پیش کر سکتی ہے؟ یعنی حضرت اسماءؓ نے جس طرح وکالت کی ہے عورتوں کی آنحضور ﷺ نے اس کو بہت پسندیدگی کی نظر سے دیکھا۔ صحابہؓ نے عرض کیا حضورؐ! ہمیں تو گمان بھی نہیں تھا کہ کوئی عورت اتنی عمدگی کے ساتھ اور اتنے اچھے پیرایہ میں اپنا مقدمہ پیش کر سکتی ہے۔ پھر آپؐ اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے خاتون (محترم) اچھی طرح سمجھ لو اور جن کی تم نمائندہ بن کر آئی ہو اُن کو جا کر بتا دو کہ خاوند کے گھر کی عمدگی کے ساتھ دیکھ بھال کرنے والی اور اُسے اچھی طرح سنبھالنے والی عورت کو وہی ثوب اور اجر ملے گا جو اُس کے خاوند کو اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے پر ملتا ہے۔ (اُسدالغابة فی مغرفة الصحابة صفحه ۳۹۹. الاستیعاب فی مغرفة الاصحاب صفحه ۷۲۶)

اس سلسلے میں جو ذکر ہے کہ نماز پر جاتے ہو، جمعہ پہ، ہم نہیں جاتے تو یہ حصہ ایک الگ معاملہ ہے۔ جہاں تک ثواب کا تعلق ہے اگر مرد کے گھر کی دیکھ بھال کی وجہ سے عورت باہر نہ جا سکے تو اس کو اتنی ہی جزا ملے گی جتنی مرد کو دنیا میں نیک کاموں پر اور جہاد وغیرہ میں ملتی ہے۔ مگر یہ مراد

نہیں ہے کہ عورتوں کے لئے مسجدیں حرام ہیں اور ان کو مسجد سے روکا گیا ہے بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے زمانے میں عورتوں کو اجازت تھی کہ پچھلے حصہ میں صف بناتی تھیں اور باقاعدہ نمازوں میں شریک ہو جایا کرتی تھیں۔ صبح کی نماز میں خاص طور پر اور عشاء کی نماز میں بڑی کثرت سے اس کی گواہی ملتی ہے۔ پس عورتوں کو نمازوں میں شرکت سے نہیں روکنا چاہئے کہ تمہیں ثواب مل جائے گا، تم بیٹھی رہو۔ جہاں تک توفیق ہو عورتوں کو بھی جمعہ پڑھنے میں لے جایا کریں، بچوں کو بھی اور روزمرہ کی نمازوں میں جب وہ شریک ہو سکتی ہیں صبح اور خاص طور پر عشاء کی نماز میں اس میں ان کو ضرور شریک ہونے کی اجازت ہونی چاہئے بلکہ حوصلہ افزائی ہونی چاہئے۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ ایک عورت نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا اور یہ بھی بخاری کی حدیث ہے۔ اے اللہ کے رسول میری ایک سوتن ہے، اگر میں جھوٹے طور پر اس کے سامنے یہ ظاہر کروں کہ خاوند مجھے یہ چیزیں دیتا ہے حالانکہ اس نے مجھے نہ دی ہوں تو کیا مجھ پر کوئی گناہ ہے۔ ایک سوتن کو چڑانے کی جو عادت ہے یہ ظاہر کر رہی ہے اصل میں کہ اس بے چاری کو پہلے تو سوتن آئی ہوئی ہے پھر اوپر سے یہ چڑا رہی ہے کہ مجھے تو یہ چیزیں دیتا ہے پھر وہ خاوند سے لڑے گی کہ تم اس کو تو یہ دیتے ہو اور مجھے یہ چیزیں نہیں دیتے تو یہ نہایت ہی ناپسندیدہ بات ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نہ ملنے والی چیزوں کا جھوٹے طور پر اظہار کرنے والا ایسا ہی ہے گویا اس نے جھوٹے کپڑے پہنے ہوئے ہیں۔ (بخاری کتاب النکاح)۔ اور یہ بہت ہی پیاری مثال ہے جو حضرت اقدس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے دی ہے۔ جھوٹے کپڑے سے مراد یہ ہے کہ جو تن بدن کو ننگا کر دیتے ہیں۔ ایک بادشاہ کے متعلق روایت ہے کہ اس کو دھوکہ دیا گیا تھا کہ جس چیز سے اس کے کپڑے کاٹے جا رہے ہیں وہ چیز جو ہے وہ بہت خوبصورت ہے لیکن جو پہنتا ہے وہ یہ سمجھتا ہے کہ میں ننگا ہوں حالانکہ ننگا نہیں ہوتا اور اس بے چارے کا جلوس نکلا شہر میں اور بہت شور پڑا۔ آخر ایک بچے کے منہ سے سچی بات نکل گئی۔ اس نے شور مچا دیا بادشاہ ننگا، بادشاہ ننگا۔ تو یہ جو حدیث ہے اسی بات کی یاد کرا رہی ہے کہ جھوٹے کپڑے پہنے ہوئے ہیں اندر سے تم ننگی ہو رہی ہو، تمہارا گند ظاہر ہو رہا ہے، تمہارا جھوٹ ظاہر ہو رہا ہے اس لئے اس سے استغفار اور توبہ کرو۔

اب ان حدیثوں کے بعد میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض اقتباسات آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ یاد رکھیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباسات ہمیشہ قرآن اور احادیث پر ہی مبنی ہوتے ہیں، کوئی نئی بات نہیں ہوتی مگر آپ کا بھی ایک انداز بیان ہے اس کو اگر آپ کے الفاظ میں بیان کیا جائے تو دلوں پر بہت گہرا اثر پڑتا ہے۔

آپؑ فرماتے ہیں "عورتوں کے حقوق کی جیسی حفاظت اسلام نے کی ہے ویسی کسی دوسرے مذہب نے قطعاً نہیں کی۔ مختصر الفاظ میں فرما دیا ہے وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ کہ جیسے مردوں کے عورتوں پر حقوق ہیں ویسے ہی عورتوں کے مردوں پر ہیں۔ بعض لوگوں کا حال سنا جاتا ہے کہ ان بیچاریوں کو پاؤں کی جوتی کی طرح جانتے ہیں اور ذلیل ترین خدمات ان سے لیتے ہیں۔ گالیاں دیتے ہیں، حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں اور پردہ کا حکم ایسے ناجائز طریق سے برتتے ہیں کہ ان کو زندہ در گور کر دیتے ہیں۔ چاہئے کہ بیویوں سے خاوند کا ایسا تعلق ہو جیسے دو سچے اور حقیقی دوستوں کا ہوتا ہے۔ انسان کے اخلاق فاضلہ اور خدا تعالیٰ سے تعلق کی پہلی گواہ تو یہی عورتیں ہوتی ہیں۔ اگر انہی سے اس کے تعلقات اچھے نہیں ہیں تو پھر کس طرح ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ سے صلح ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِاَهْلِهٖ تم میں سے اچھا وہ ہے جو اپنے اہل کے لئے اچھا ہے"۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۴۱۸،۴۱۷)

یہ جو پاؤں کی جوتی والا معاملہ ہے، یہ خاص طور پر ہمارے گندے معاشرے میں، پنجاب میں تو کئی طرح پایا جاتا ہے۔ اس کا ذکر بھی غالباً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آگے چل کر کریں گے۔

فرماتے ہیں "یہ مت سمجھو کہ پھر عورتیں ایسی چیز ہیں کہ ان کو بہت ذلیل اور حقیر قرار دیا جاوے۔ نہیں، نہیں۔ ہمارے ہادیٔ کامل رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِاَهْلِهٖ تم میں سے بہترین وہ **شخص** ہے جس کا اپنے اہل کے ساتھ عمدہ سلوک ہو۔ بیوی کے ساتھ جس کا عمدہ چال چلن اور معاشرت **اچھی** نہیں وہ نیک کہاں! دوسروں کے ساتھ نیکی اور بھلائی تب کر سکتا ہے جب وہ اپنی بیوی کے ساتھ عمدہ سلوک کرتا ہو اور عمدہ معاشرت رکھتا ہو۔ نہ یہ کہ ہر ادنیٰ بات پر زدوکوب کرے"۔ (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۴۷)

پھر فرماتے ہیں "عورتیں یہ نہ سمجھیں کہ ان پر کسی قسم کا ظلم کیا گیا ہے۔ کیونکہ مردوں پر اس کے بہت سے حقوق رکھے گئے ہیں۔ بلکہ عورتوں کو گویا بالکل کرسی پر بٹھا دیا گیا ہے اور مرد کو کہا گیا ہے کہ ان کی خبر گیری کرو۔ اس کا تمام کھانا، کپڑا اور تمام ضروریات مرد کے ذمہ ہیں"۔ دنیا میں جو کئی بد دیانتیاں پھیلی ہوئی ہیں اس کے متعلق بھی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ بات بیان فرما رہے ہیں کہ رشوت خوری اور بہت سی چیزیں اور کھوٹ ملانا وغیرہ یہ ساری چیزیں گھر کی خاطر انسان کرتا ہے۔ بعض لوگ اپنی ذات کی خاطر بھی کرتے ہیں مگر ایک بڑا حصہ ان کا ایسا ہے جو گھر میں اپنے اہل و عیال کی خاطر یہ سارے کام کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بد دیانتی کو بد دیانتی ہی کہتے ہیں۔ یہ نہیں کہ اس وجہ سے وہ معاف ہو جائے گا کہ اس نے گھر کی خاطر بد دیانتی کی ہے۔ مگر اس کے باوجود یہ بات تو عورتوں کو یاد رکھنی چاہئے کہ ان کی خاطر کیا جاتا ہے جو کچھ ہے اور ان کو جواب میں اسی قسم کے حقوق ادا کرنے چاہئیں۔

فرماتے ہیں "دیکھو موچی ایک جوتی میں بد دیانتی سے کچھ کا کچھ بھر دیتا ہے صرف اس لئے کہ اس سے کچھ بچ رہے تو جورو بچوں کا پیٹ پالوں۔ سپاہی لڑائی میں سر کٹاتے ہیں صرف اس لئے کہ کسی طرح جورو بچوں کا گزارا ہو۔ بڑے بڑے عہدیدار رشوت کے الزام میں پکڑے ہوئے دیکھے جاتے ہیں۔ وہ کیا ہوتا ہے؟ عورتوں کے لئے ہوتا ہے۔ عورت کہتی ہے کہ مجھ کو زیور چاہئے، کپڑا چاہئے۔ مجبوراً بیچارے کو کرنا پڑتا ہے لیکن خدا تعالیٰ نے ایسی طرزوں سے رزق کمانا منع فرمایا ہے۔ یہاں تک عورتوں کے حقوق ہیں کہ جب مرد کو کہا گیا ہے کہ ان کو طلاق دو تو مہر کے علاوہ ان کو کچھ اور بھی دو۔ کیونکہ اس وقت تمہاری ہمیشہ کے لئے اس سے جدائی لازم ہوتی ہے۔ پس لازم ہے کہ ان کے ساتھ نیک سلوک کرو"۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۰۵ جدید ایڈیشن) نہ یہ کہ بہانے بنا کر ان کے زیورات سنبھال لو، ان کی چیزیں اپنے پاس رکھی ہوئی ہوں اور ان پر قبضہ کرو۔ ایسی شکایتیں بہت کثرت سے آتی ہیں اور ہماری قضا میں ایسے معاملات بہت چلتے رہتے ہیں۔ یہ بہت ناجائز حرکت ہے جسے اللہ پسند نہیں فرماتا۔ آنحضرت ﷺ تو فرما رہے ہیں طلاق دو تو جو مہر مقرر ہے اس کے علاوہ بھی دو کیونکہ اب ہمیشہ کی جدائی ہے۔ اس خیال سے کہ تم نے بہت تسکین اٹھائی ہے کسی پہلو سے، کم سے کم بعض پہلوؤں سے تم نے ضرور تسکین اٹھائی ہے تو اب جدا ہونے والی ہے تو اس کو خوش کر کے گھر سے رخصت کرو۔

پھر فرماتے ہیں "اسی طرح عورتوں اور بچوں کے ساتھ تعلقات اور معاشرت میں لوگوں نے غلطیاں کھائی ہیں اور جادۂ مستقیم سے بہک گئے ہیں۔ قرآن شریف میں لکھا ہے کہ عَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ مگر اس کے خلاف عمل ہو رہا ہے۔ دو قسم کے لوگ اس کے متعلق بھی پائے جاتے ہیں۔ ایک گروہ تو ایسا ہے کہ انہوں نے عورتوں کو بالکل خلیع الرسن کر دیا ہے، دین کا کوئی اثر ہی ان پر نہیں ہوتا اور وہ کھلے طور پر اسلام کے خلاف کرتی ہیں"۔ یہ عام طور پر فیشن ایبل لوگوں میں اور افسروں میں یہ بات پائی جاتی ہے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ ان کی بیوی سج دھج کر باہر نکلے، غیروں سے ملے تو ان کی بھی اس میں عزت افزائی ہے۔ یہ بالکل ناجائز حرکت ہے اور اس سے بے حیائی پھیلتی ہے۔ اس لئے ان کی رسی ڈھیلی نہیں چھوڑنی چاہئے۔ ان معنوں میں کہ ان کو خلیع الرسن کر دیا جائے۔

"اور وہ کھلے طور پر اسلام کے خلاف کرتی ہیں اور کوئی ان سے نہیں پوچھتا۔ بعض ایسے ہیں کہ انہوں نے خلیع الرسن تو نہیں کیا مگر اس کے بالمقابل ایسی سختی اور پابندی کی ہے کہ ان میں اور حیوانوں میں کوئی فرق نہیں کیا جا سکتا اور کنیزکوں اور بہائم سے بھی بدتر ان سے سلوک ہوتا ہے۔ وہ مارتے ہیں تو ایسے بے درد ہو کر کہ کچھ پتہ ہی نہیں کہ آگے کوئی جاندار ہستی ہے یا نہیں۔ غرض بہت ہی بری طرح سلوک کرتے ہیں یہاں تک کہ پنجاب میں مثل مشہور ہے کہ عورت کو پاؤں کی جوتی کے ساتھ تشبیہ دیتے ہیں کہ ایک اتار دی، دوسری پہن لی۔ یہ بڑی ہی خطرناک بات ہے اور اسلام کے شعائر کے خلاف ہے۔ رسول اللہ ﷺ ساری باتوں میں کامل نمونہ ہیں۔ آپ کی زندگی دیکھو کہ آپ عورتوں سے کیسی معاشرت کرتے تھے۔ میرے نزدیک وہ شخص بزدل اور نامرد ہے جو عورت کے مقابلے میں کھڑا ہوتا ہے۔ آنحضرت ﷺ کی پاک **زندگی کا** مطالعہ کرو تو تمہیں معلوم ہو کہ آپ ایسے خلیق تھے۔ باوجودیکہ آپ بڑے بارعب **تھے لیکن اگر کوئی** ضعیفہ عورت بھی آپ کو کھڑا کرتی آپ اس وقت تک کھڑے رہتے جب تک وہ **اجازت نہ دے**"۔

یہ آنحضرت ﷺ کا معاشرہ تھا جو آپؐ نے قرآن کو سمجھ کر جو آپؐ پر نازل ہوا اس کے مطابق یہ رنگ اختیار کئے۔ اور جہاں تک جوتی کا تعلق ہے یاد رکھنا چاہئے کہ یہ معاشرہ ہمارے خاص پنجاب میں پایا جاتا ہے کہ وہ کہتے ہیں عورت کو جوتی سمجھو اور کیا فرق پڑتا ہے ایک جوتی اتاری دوسری پہن لی، نئی خرید لی۔ تو یہ نہایت ہی بیہودہ طرز ہے بلکہ علم تعبیر میں بھی یہ بات داخل ہو گئی ہے کہ جب دیکھے جوتی کا نقصان ہوا ہے تو مراد بیوی کو نقصان ہے تو یہ غلط رسموں نے غلط تعبیروں کی طرف بھی مائل کر دیا۔ کئی مطالب ہو سکتے ہیں جوتی کے نقصان کے اور اگر ممکن ہو کبھی ایسی بات ہو تو یہ تعبیر درست نکلے تو ایسا بھی ہو جاتا ہے بعض دفعہ کہ جوتی دیکھو تو بیوی مراد ہوتی ہے مگر غلط رسموں کے نتیجے میں یہ تعبیر بنی ہے اور اس کو نظر انداز کرنا چاہئے۔

بیوی بہت معزز ہے اس کے پاؤں کے نیچے تو جنت رکھی گئی ہے تو اس کو کیسے آپ جوتی سے

ارشاد نبویؐ
خَيرُ الزَّادِ التَّقوٰى
سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے
منجانب
رکن جماعت احمدیہ ممبئی

طالبان دعا:-
آٹو ٹریڈرز
Auto Traders
16 مینگو لین کلکتہ 700001
دکان- 248-1652, 248-5222
رہائش- 243-0794, 27-0471

تشبیہ دے سکتے ہیں۔ وہ تو ایسی جوتی ہے جس کے نیچے جنت رکھ دی گئی ہے۔ پس اس کے لئے خیال کیا کریں اور آنحضرت ﷺ کے اسوہ کو اپنائیں۔ آپ گھر میں کیسا پیارا سلوک فرمایا کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "بعض اوقات حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ دوڑے بھی ہیں"۔ اب کوئی سوچ سکتا ہے آج کل کے زمانے میں کہ اس طرح بیویوں کے ساتھ دوڑ لگائے۔ مگر آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم بہت سادہ اور بے تکلف تھے۔ عورتوں کے حقوق قائم کرنے میں آپ نے کبھی دنیا کی شرم نہیں کی۔ "ایک مرتبہ آپ آگے نکل گئے اور دوسری مرتبہ خود نرم ہو گئے "تاکہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آگے نکل جائیں اور وہ آگے نکل گئیں۔ اب یہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو بات کی ہے کہ خود نرم ہو گئے۔ آپ جانتے تھے۔ ناممکن تھا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ سے حضرت عائشہؓ آگے نکل جاتیں مگر بیوی سے حسن سلوک کی خاطر آپ پہلے چونکہ آگے نکلے تھے دل پہ نرمی اختیار کرتے ہوئے تاکہ اس کی دلشکنی نہ ہو آپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو آگے نکلنے دیا۔

پھر فرماتے ہیں "ایک بار کچھ حبشی آئے جو تماشا کرتے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ان کا تماشا دکھایا"۔ اور تفصیلی روایت میں یہ آتا ہے کہ وہ حبشی مسجد میں کھیل دکھارہے تھے اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آنحضرت ﷺ کے پیچھے آپ کے کندھے سے باہر سر رکھ کر ان کا تماشا دیکھ رہی تھیں۔ "پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب آئے تو وہ حبشی ان کو دیکھ کر بھاگ گئے"۔ (ملفوظات جلد دوم جدید ایڈیشن صفحہ ۳۸۷،۳۸۸)۔ پتہ تھا کہ یہ سخت مزاج ہیں تو وہ دوڑ پڑے وہاں سے۔ مگر آنحضرت ﷺ کی طبیعت بہت نرم تھی اور آپ یہ شفقت کیا کرتے تھے اور مسجد نبوی میں یہ تماشا بھی دکھایا جارہا تھا۔ تو جب ضرورت پڑے مسجد میں دوسرے کاموں کی، وہ بھی کر لئے جایا کرتے ہیں وہ غیر شرعی نہیں ہوں تو کوئی حرج نہیں۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "فحشاء کے سوا باقی تمام کج خلقیاں اور تلخیاں عورتوں کی برداشت کرنی چاہئیں۔ ہمیں تو کمال بے شرمی معلوم ہوتی ہے کہ مرد ہو کر عورت سے جنگ کریں۔ ہم کو خدا نے مرد بنایا ہے درحقیقت ہم پر اتمام نعمت ہے۔ اس کا شکر یہ یہ ہے کہ ہم عورتوں سے لطف اور نرمی کا برتاؤ کریں"۔ (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱)

پھر اپنا ایک ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں "میرا یہ حال ہے کہ ایک دفعہ میں نے اپنی بیوی پر آوازہ کسا تھا اور میں محسوس کرتا تھا کہ وہ بانگ بلند دل کے رنج سے ملی ہوئی ہے اور بایں ہمہ کوئی دلآزار اور درشت کلمہ منہ سے نہیں نکالا تھا۔ اس کے بعد میں بہت دیر تک استغفار کرتا رہا اور بڑے خشوع اور خضوع سے نفلیں پڑھیں اور کچھ صدقہ بھی دیا کہ یہ درشتی زوجہ پر کسی پنہانی معصیت الٰہی کا نتیجہ ہے"۔ (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۲)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک دفعہ مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق الہام ہوا جس سے پتہ چلا کہ وہ اپنی بیوی سے بعض معاملات میں سختی کرتے تھے تو الہام یہ تھا "یہ طریق اچھا نہیں اس سے روک دیا جائے مسلمانوں کے لیڈر عبدالکریم کو............"۔ اس الہام میں تمام جماعت کے لئے تعلیم ہے کہ اپنی بیویوں سے رفق اور نرمی کے ساتھ پیش آویں کہ وہ ان کی کنیزکیں نہیں ہیں۔ درحقیقت نکاح مرد اور عورت کا باہم ایک معاہدہ ہے۔ پس کوشش کرو کہ اپنے معاہدہ میں دغاباز نہ ٹھہرو۔ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ یعنی اپنی بیویوں کے ساتھ نیک سلوک کے ساتھ زندگی بسر کرو اور حدیث میں ہے کہ خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَھْلِہٖ یعنی تم میں سے اچھا وہی ہے جو اپنی بیوی سے اچھا ہے۔ سو روحانی اور جسمانی طور پر اپنی بیویوں سے نیکی کرو ان کے لئے دعا کرتے رہو اور طلاق سے پرہیز کرو کیونکہ نہایت بد، خدا کے نزدیک وہ شخص ہے جو طلاق دینے میں جلدی کرتا ہے۔ جس کو خدا نے جوڑا ہے اس کو ایک گندے برتن کی طرح جلد مت توڑو"۔ (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۲۷ حاشیہ)

پھر فرماتے ہیں "اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں یہ دُعا سکھلائی ہے کہ اَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ میرے بیوی بچوں کی بھی اِصلاح فرما۔ سو اپنی حالت کی پاک تبدیلی اور دعاؤں کے ساتھ ساتھ اپنی اولاد اور بیوی کے واسطے بھی دعا کرتے رہنا چاہئے کیونکہ اکثر فتنے اولاد کی وجہ سے انسان پر پڑ جاتے ہیں اور اکثر بیوی کی وجہ سے۔ (ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۴۵۶)۔ یہاں اکثر کثیر کے معنوں میں استعمال ہوا ہے یعنی بہت سے فتنے اولاد کی وجہ سے اور بہت سے فتنے بیوی کی وجہ سے پڑ جاتے ہیں۔

اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا سلوک اپنے گھر میں کیا تھا اور کتنا نرمی اور رافت کا سلوک تھا اس کے متعلق حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ "میں پہلے پہل جب دلی سے آئی تو مجھے معلوم ہوا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام گڑ کے میٹھے چاول پسند فرماتے ہیں چنانچہ میں نے بہت شوق اور اہتمام سے میٹھے چاول پکانے کا انتظام کیا۔ تھوڑے سے چاول منگوائے اور اس میں چار گنا گڑ ڈال دیا۔ وہ بالکل راب سے بن گئی۔ جب پتیلی چولہے سے اتاری اور چاول برتن میں نکالے تو دیکھ کر سخت رنج اور صدمہ ہوا کہ یہ تو خراب ہو گئے۔ ادھر کھانے کا وقت ہو گیا تھا۔ حیران تھی کہ اب کیا کروں اتنے میں حضرت صاحب آگئے۔ میرے چہرے کو دیکھا جو رنج اور صدمہ سے رونے والوں کا سا بنا ہوا تھا۔ آپ دیکھ کر ہنسے اور فرمایا کیا چاول اچھے نہ پکنے کا افسوس ہے؟ پھر فرمایا نہیں یہ تو بہت اچھے ہیں، میرے مذاق کے مطابق پکے ہیں۔ ایسے زیادہ گڑ والے ہی تو مجھے پسندیدہ ہیں۔ یہ تو بہت ہی اچھے ہیں اور پھر بہت خوش ہو کر کھائے"۔ حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ "حضرت صاحب نے مجھے خوش کرنے کی اتنی باتیں کیں کہ میرا دل بھی خوش ہو گیا"۔ (سیرت حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہؓ حصہ اول از شیخ محمود احمد عرفانی۔ صفحہ ۳۱۷،۳۱۸)

حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ "حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت ام المومنین سلمہا اللہ کا اس قدر اکرام و اعزاز کیا کرتے تھے اور آپ کی خاطر داری اس قدر ملحوظ رکھتے تھے کہ عورتوں میں اس بات کا چرچا رہتا تھا۔ جب میں لاہور میں ملازم تھا، ۱۸۹۷ء یا اس کے قریب کا واقعہ ہے لاہور کا ایک معزز خاندان قادیان آیا۔ ان میں سے بعض نے بیعت کی اور سب حسن عقیدت کے ساتھ واپس گئے۔ واپسی پر اس خاندان کی ایک بڑھیا نے ایک مجلس میں ذکر کیا کہ مرزا صاحب اپنی بیوی کی کس قدر خاطر اور خدمت کرتے ہیں۔ اتفاقاً اس مجلس میں ایک پرانے طرز کے صوفی بزرگ بھی بیٹھے تھے۔ وہ فرمانے لگے کہ ہر سالک کا ایک معشوق مجازی بھی ہوتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت صاحب کا معشوق (مجازی) ان کی بیوی ہے۔ یہ خیال تو ان صوفی بزرگ کا تھا مگر اصل بات یہ ہے کہ حضرت ام المومنین کا احترام ان خوبیوں اور نیکیوں کے سبب سے تھا جو ان میں پائی جاتی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے ان فضلوں کے باعث تھا جو ہمیشہ ان پر ہوتے رہے"۔ (سیرت حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہؓ حصہ اول از شیخ محمود احمد عرفانی۔ صفحہ ۳۲۴،۳۲۵)

اب آخر پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ خط جو نواب محمد علی صاحب کے نام ہے وہ پڑھ کر سناتا ہوں۔ حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی جب پہلی بیوی فوت ہوئیں تو اس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو ان کو تعزیت کا خط لکھا، لکھتے ہیں "درحقیقت اگرچہ بیٹے بھی پیارے ہوتے ہیں اور بھائی بہنیں بھی عزیز ہوتی ہیں لیکن میاں بیوی کا علاقہ ایک الگ علاقہ ہے جن کے درمیان اسرار ہوتے ہیں۔ میاں بیوی ایک ہی بدن اور ایک ہی وجود ہو جاتے ہیں۔ ان کو صدہا مرتبہ اتفاق ہوتا ہے کہ وہ ایک ہی جگہ سوتے ہیں اور وہ ایک دوسرے کا عضو ہو جاتے ہیں۔ بسا اوقات ان میں ایک عشق کی سی محبت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس محبت اور باہم انس پکڑنے کے زمانے کو یاد کر کے کون دل ہے جو پر آب نہیں ہو سکتا۔ یہی وہ تعلق ہے جو چند ہفتے باہر رہ کر آخر فی الفور یاد آتا ہے۔ اس تعلق کا خدا نے بار بار ذکر کیا ہے کہ باہم محبت اور انس پکڑنے کا یہی تعلق ہے۔ بسا اوقات اس تعلق کی برکت سے دنیوی تلخیاں فراموش ہو جاتی ہیں یہاں تک کہ انبیاء علیہم السلام بھی اس تعلق کے محتاج تھے۔ (سیرت مسیح موعود مصنفہ عرفانی کبیر حصہ دوم صفحہ ۲۱۰)

یہ آخری اقتباس ہے ملفوظات سے لیا گیا۔ "خدا تعالیٰ نے انسان پر دو ذمہ داریاں مقرر کی ہیں۔ ایک حقوق اللہ اور ایک حقوق العباد۔ پھر اس کے دو حصے کئے ہیں یعنی اول تو ماں باپ کی اطاعت اور فرمانبرداری اور پھر دوسری مخلوق الٰہی کی بہبودی کا خیال اور اسی طرح ایک عورت پر اپنے ماں باپ اور خاوند اور ساس سسر کی خدمت اور اطاعت۔ پس کیا بد قسمت ہے جو ان لوگوں کی خدمت نہ کر کے حقوقِ عباد اور حقوق اللہ دونو کی بجا آوری سے منہ موڑتی ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم جدید ایڈیشن صفحہ ۱۸۰)

دنیا کی کوئی طاقت خدا کے فضلوں کی راہ میں حائل نہیں ہو سکتی۔ یہ الٰہی تقدیر ہے۔ تمام دنیا کی پھونکوں سے بھی یہ چراغ بجھایا نہیں جا سکتا جو آج محمد مصطفیٰ کے دین کو دنیا پر غالب کرنے کے لئے روشن فرمایا گیا ہے۔

(حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

QURESHI ASSOCIATES
Manufacturer-Exporter-Importer of Leather, Silk & Cotton garments Leather Accessories, INDIAN Novelties & all kinds of Indian products.
Contact Person :- M. S. QURESHI (Prop)
Tel : 91-11-3282643 Fax : 91-11-3263992
Postal Address :- 4378/4B, Ansari Road
Daryaganj New Delhi-110002
(INDIA)

ESTD:1898
MFRS OF ARMY INDUSTRIAL AND CIVILIAN FANCY SHOES
M. MOOSA RAZA SAHIB & SONS
NO 6 ALBERT VICTOR ROAD FORT
BANGALORE - 560002 INDIA
☎: 6700558 FAX: 6705494

اور ایک ستارہ ڈوب گیا

﴿فرحت الدین حیدر آباد﴾

ابھی تو حضرت سیدہ مہر آپا کی جدائی کا غم ہی تازہ تھا کہ اچانک ۳ جون کو یہ المناک خبر ملی کہ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ اچانک وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ دل اور دماغ سکتہ میں رہ گئے اس خبر کو سننے کیلئے دل اور دماغ ہرگز تیار نہ تھے۔ کچھ عرصہ سے تو وہ مجھے بے حد یاد آرہی تھیں۔ اور میں اپنے تئیں اولین فرصت میں ربوہ جا کر ان سے ملاقات کے پروگرام بنائے بیٹھی تھی۔ مگر وائے آرزو کہ خاک شدہ۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

آپکی وفات کے ساتھ ہی میرے ذہن میں اس جلیل القدر ہستی کی یادوں کے روشن دیپ جل اٹھے۔ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ عرف عام میں حضرت چھوٹی آپا، کو میں نے پہلی بار اپنے بچپن میں اس وقت دیکھا جب آپ کراچی تشریف لائی تھیں اور میں ناصرات میں تھی۔ اور لجنہ اماء اللہ کراچی نے احمدیہ جوبلی ہال کو بے حد آراستہ و پیراستہ کیا تھا۔ کیونکہ اس میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا خطاب ہونا تھا پھر لجنہ کا بڑا جلسہ بھی ہونا تھا۔ جسمیں آپ خطاب فرمانے والی تھیں۔ اور اس روز ہال کھچا کھچ مستورات سے بھرا ہوا تھا۔ ۱۱ بجے صبح سے جلسہ شروع تھا۔ تلاوت و نظم کے بعد آپکی خدمت میں سپاس نامہ محترمہ جمیلہ عرفانی صاحبہ جو اسوقت جنرل سیکرٹری تھیں۔ پیش کیا پھر آپ بہنوں سے مخاطب ہوئیں۔ آپکا خطاب نہایت مسحور کن آواز میں اور درد بھرے لہجہ میں تھا۔ بہنوں کو ان کی ذمہ داریوں اور بہترین مثالی معاشرہ پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی تھی مجھے سب تو یاد نہیں ہاں دو تین باتیں ابھی تک میرے ذہن پر نقش تازہ کی طرح ہیں کہ آپ نے فرمایا تھا اتحاد بہت ضروری چیز ہے۔ آپ بچیوں کو اتحاد و اتفاق سے باہم مل جلکر کام کرنا چاہئے۔ اور کسی خدمت کو حقیر سمجھ کر رد نہ کریں۔ چھوٹے سے چھوٹا بھی سلسلہ کا کام کرنے میں عار نہ سمجھیں چاہے وہ مسجد کی صفائی ہو یا جلسہ میں آئے مہمانوں کے برتن دھونیکا کام۔ اور چاہئے کہ ہر ممبر اپنی ڈیوٹی پر مستعد رہے۔ سستی یا لاپرواہی۔ نہ دکھائے۔ آپس میں خیر سگالی اور اخوت کے جذبہ کو فروغ دیں اور نہ نمود و نمائش کی خاطر بلکہ محض رضائے الٰہی حاصل کرنے کے لئے۔ کسی خدمت سے کبھی منہ نہ موڑیں۔ سلسلہ کی ہر خدمت کیلئے ہمہ وقت تیار رہیں۔ وغیرہ۔

آپکی شخصیت نہایت دل موہ لینے والی پر شفقت شخصیت تھی اور میں آپ سے ہمیشہ ہی متاثر ہوتی۔ آپ ہر سال کراچی کا دورہ کرتیں یہانتک کہ میں لجنہ میں آچکی تھی۔ ہر دفعہ آپ ہمارے کاموں کا جائزہ لیکر اپنے نیک مشوروں اور قیمتی ہدایات سے نوازتیں۔ آپ جب بھی کراچی تشریف لاتیں مجھ پر خاص شفقت کی نظر رہتی، ایک مرتبہ کسی اجلاس میں ایک مضمون میں نے پڑھا تو فرمایا تم ہمارے مولوی صاحب کی بیٹی ہو تمہیں ہمیشہ ہر شعبہ میں آگے آنا چاہئے (حضور کے خاندان میں اکثر افراد پیارے ابا جان کو "ہمارے مولوی صاحب" کہکر بلاتے تھے جو ان کے محبت و پیار کی جھلک تھی۔ بلا شبہ اللہ کا فضل تھا)۔

اکثر جمیلہ باجی سے ہمارے کاموں کے بارے میں استفسار فرماتیں اور ہم سب بہنوں کی ہمیشہ حوصلہ افزائی فرماتیں۔ مجھے اب تک وہ خوبصورت گھڑی یاد ہے جب کہ آپ موصوفہ کی بدولت خاکسارہ کو یہ سعادت نصیب ہوئی کہ میں نے حضرت مصلح موعودؓ کے مبارک پاؤں دابے اور آپکی پگڑی مبارک دھو کر استری کر کے دی۔۔ الحمد للہ میری زندگی میں یہ ایک بڑی سعادت میرے حصہ میں آئی کہ خدا تعالیٰ کے موعود خلیفہ کی ایک چھوٹی سی خدمت کا موقع مجھے عطا ہوا۔ جسکے لئے میں اللہ تعالیٰ کا جسقدر شکر کروں کم ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

اکتوبر ۱۹۶۰ء میں لجنہ اماء اللہ پاکستان کے سالانہ اجتماع کے موقع پر خاکسارہ کو بطور نمائندہ لجنہ کراچی ربوہ بھیجا گیا تھا۔ اس وقت خدا کے فضل سے میں نے لجنہ کے تمام مقابلہ جات میں حصہ لیا تھا اور کسی میں اول کسی میں دوم یا سوم پوزیشن لیکر انعامات حاصل کئے تھے۔ ہماری لجنہ کراچی نے بھی اول یا دوم پوزیشن لی تھی اور حلقہ جات کراچی میں ہمارا حلقہ سعید منزل بھی فرسٹ آیا تھا۔ امتحان دینی نصاب میں اس سال اسلامی اصول کی فلاسفی کتاب رکھی گئی تھی جس میں اول اور سوم پوزیشن کراچی کی ممبرات کی تھی۔ اس امتحان میں خاکسارہ سوم آئی تھی۔ حضرت چھوٹی آپا بے حد خوش ہوئی تھیں اور گلے لگا کر مبارکباد دی تھی۔ اس وقت میرا نکاح ہو چکا تھا اور میں مستقبل قریب میں امریکہ جانے والی تھی اس بات کا علم حضرت چھوٹی آپا کو بھی تھا اسلئے آپ نے خصوصیت سے الگ بلا کر چند قیمتی نصائح فرمائی تھیں کہ میں اس مغربی ماحول میں پردے کی اور اسلامی اقدار کی حفاظت کرونگی اور اسلام واحمدیت کا اچھا نمونہ پیش کرونگی۔ پھر ایک تحفہ بھی دیا۔ فجزاھا اللہ خیرا۔

جنوری ٦١ میں میری شادی ہوئی اور میں امریکہ چلی گئی اور نومبر ٦٣ میں واپس ہندوستان آئی۔ ستمبر ٦٤ء میں میں کراچی گئی اپنے والدین سے ملنے۔ اس وقت میں امید سے تھی۔ دسمبر ٦٤ء میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں پہلا بیٹا عطا فرمایا جسکا نام حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ازراہ شفقت "سلطان محمد" رکھا۔ جب یہ بچہ تین ماہ کا ہوا تو پیارے ابا جان ہم دونوں ماں بیٹے کو حضور اقدس سے ملانے کیلئے ربوہ لے گئے۔ یہ مارچ ٦٥ء کا واقعہ ہے۔ حضور اقدس کی صحت اس وقت کمزور چل رہی تھی اور آپ بستر استراحت پر آرام فرما رہے تھے۔ حضرت چھوٹی آپا کی ممنون ہوں کہ آپ نے ملاقات کا انتظام فرمایا۔ بچے کو میری گود سے لیکر حضور اقدس کے بازو لٹادیا۔ حضور اقدس نے بچے کو اپنے قریب کر کے پیار کیا۔ سر پر ہاتھ پھیرا اور پانچ منٹ تک دعائیں کرتے رہے۔ زہے نصیب! وہ حسن احسان میں مسیحا کا نظیر جس سے قوموں نے برکت پائی اس کی برکت کا کچھ حصہ میرے بیٹے سلطان کے حق میں بھی آگیا۔ الحمد للہ۔ حضرت سیدہ چھوٹی آپا نے بھی سلطان کو گود میں لیکر پیار کیا اور دعائیں دیں۔ پھر میرے حوالے کیا۔ حضور اقدس سے یہ میری آخری یادگار ملاقات تھی اس روز میں بہت خوش تھی کہ حضرت مصلح موعود اور سیدہ ام متین صاحبہ کی قیمتی دعاؤں کا تحفہ لیکر لوٹی تھی۔ اور دل و دماغ اللہ تعالیٰ کے حضور بے حد شکر گزار تھے اور اپنے تئیں بے حد خوش قسمت سمجھ رہی تھی۔

ایکبار خلافت ثالثہ کے دور میں جلسہ سالانہ ربوہ پر جانیکا موقع نصیب ہوا تھا اس وقت بھی حضرت چھوٹی آپا بڑے تپاک سے ملی تھیں۔ محترمہ میٹھی ماں مرحومہ اور سکندر آباد والوں کی خیریت پوچھتی رہیں۔ حیدر آباد کی اور بھارت کی دینی سرگرمیوں کے بارے میں پوچھا نیز محترمہ اعظم النساء بیگم صاحبہ کے بارے میں پوچھا کہ وہ وہاں بہت اچھا کام کر رہی ہیں۔ مجھے اور ہماری بہنوں شوکت نصرت اور فضیلت کو اپنے ہاں مدعو بھی کیا تھا اور بہت مزیدار کھانا کھلایا۔ جب میں نے انہیں بتایا کہ آپا جان محترمہ امۃ القدوس صاحبہ بیگم محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کسطرح دن رات انتھک محنت کرتی ہیں ہندوستان کی لجنات کو منظم کرنے کے لئے اور تقریباً ہر سال ہی حیدر آباد و سکندر آباد کے دورے کر کے بہنوں میں بیداری پیدا کرتی ہیں تو سنکر بہت مسرور ہوئیں۔ اور زیر لب مسکرا کر بولیں "ہاں قدوس نے اچھے ڈھنگ سے کام سنبھالا ہے۔ خدا اسے خوش رکھے۔" میں اپنے آپکو اس لحاظ سے بھی خوش قسمت سمجھتی ہوں کہ شادی سے پہلے حضرت چھوٹی آپا کی سرپرستی حاصل رہی اور شادی کے بعد ہندوستان میں پیاری آپا جان امۃ القدوس بیگم صاحبہ کی جن سے میں نے سب کچھ سیکھا اور جنکی قیادت میں اتنی ساری ترقی کی منازل ہم نے طے کیں۔ الحمد للہ اللہ تعالیٰ ہماری پیاری آپا جان کو لمبی صحت والی عمر دے اور ہمیں ہمیشہ ان کی رہنمائی حاصل رہے۔ آمین!

میری ایک شاندار ملاقات آپ سے اپریل ٩٣ء میں ہوئی جب میں اپنی بچی عزیزہ صالحہ عقیقہ کی شادی کے سلسلہ میں ربوہ گئی تھی۔ اس بچی کی شادی میری بہن شوکت کے بیٹے عزیزم ڈاکٹر محمود سے ہوئی تھی۔ یہ شادی پیارے ابا جان کے گھر ربوہ میں ہوئی اور محترمہ چھوٹی آپا محترمہ مہر آپا محترمہ آپا ناصرہ اور دیگر خواتین مبارکہ اس شادی سے بہت خوش تھیں۔ اور سب ہی نے بڑے خلوص سے مبارکباد دی تھی۔ اس شادی میں خاندان پاک کی خواتین مبارکہ کی ایک بڑی تعداد شامل ہوئی تھی اور ہماری بچی کو تحفوں کے ساتھ دعائے خیر حاصل ہوئی تھی۔ اس لحاظ سے یہ بہت ہی بابرکت شادی تھی۔ اور ہم سب اپنے کو خوش قسمت شمار کر رہے تھے۔ شادی کے بعد میں اپنی بیٹی صالحہ کو حضرت چھوٹی آپا کے ہاں ملانے کیلئے لے گئی تھی۔ اس وقت آپکی صحت کمزور تھی۔ ان ہی دنوں آپ گھٹنے کا آپریشن کروا کر ربوہ پہنچی تھیں لیکن پھر بھی بے حد محبت سے ملیں۔ بی بی متین نے ہمیں کافی دیر روکا اور بہت خاطر تواضع فرمائی۔ حضرت چھوٹی آپا میری بچی سے مختلف باتیں پوچھتی رہیں تعلیم اور گھریلو دلچسپیوں کے بارے میں پھر فرمایا ہمارے مولوی صاحب مرحوم کے نواسہ اور نواسی کی شادی تھی اسلئے مجھے بے حد خوشی تھی اور میں شریک ہونا چاہتی تھی مگر افسوس کہ اس بیماری کی وجہ سے شامل نہ ہو سکی۔ اچھا ہوا کہ تم چلی آئیں مجھے دلہن کو دیکھنا تھا۔ میں نے کہا کہ چھوٹی آپا یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ آپ خواتین مبارکہ اسقدر محبت و تعلق کا اظہار فرما کر ہماری حوصلہ افزائی فرما رہی ہیں۔ یوں یہاں پر سارے افراد خاندان پاک لڑکے والوں کی طرف سے ہیں لیکن میں بھی پیچھے ہوں صاحبزادی امۃ العلیم صاحبہ بنت محترم صاحبزادہ میاں وسیم احمد صاحب لڑکی والوں کی نمائندگی کر رہی ہیں جسپر بے ساختہ ہنس پڑیں اور فرمایا میں دونوں کی طرف سے ہوں تمہاری طرف سے بھی اور شوکت کی طرف سے بھی۔ یہی بات حضرت مہر آپا نے بھی فرمائی تھی کہ میں تم دونوں کی طرف سے ہوں۔ اللہ اللہ کیا ذرہ نوازی ہے۔ میں نے دعا کی درخواست کی فرمایا میں ہمیشہ تمہاری امی اور تم سبکو دعاؤں میں یاد رکھتی ہوں۔ تم بھی میرے لئے دعا کرتی رہنا۔ وہاں سب بہنوں کو میرا سلام کہنا۔ میں چار ماہ سے زائد ربوہ رہی تھی۔ ان ہی دنوں میں نے دفاتر لجنہ دیکھے۔ ان دنوں یہ نئی عمارت بنی تھی۔ محترمہ

صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ بیگم محترم مرزا غلام احمد صاحب نے سارے دفاتر لجنہ دکھائے پھر لجنہ کے ڈرائنگ روم میں حضرت چھوٹی آپا کی معیت میں چائے وغیرہ سے تواضع کی۔ اللہ تعالیٰ صاحبزادی صاحبہ کو جزائے خیر بخشے۔

حضرت چھوٹی آپا سے یہ میری بڑی تفصیلی ملاقات تھی اور یادگار آخری ملاقات اگرچہ ۹۱ میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع قادیان تشریف لائے اور آپ بھی قادیان تشریف لائی تھیں میری مختصر سی ملاقات دارالمسیح میں آپ سے ہوئی تھی مگر یہ ملاقات تشنہ تھی۔ اور میں سوچتی تھی کہ ایکبار پھر جلد از جلد ربوہ جاکر آپ سے ملوں۔ مگر افسوس کہ ان کی زندگی میں ایسا ہونہ پایا۔ دل بہت دکھی ہو گیا ہے ان کی وفات کی خبر سنکر اور سوچتی ہوں کہ اب ربوہ جاؤنگی تو ان دونوں بابرکت وجودوں کو دیکھ نہ پاؤنگی حضرت سیدہ چھوٹی آپا صاحبہ کو اور حضرت مہر آپا صاحبہ کو۔ اللہ تعالیٰ ان بزرگ خواتین مبارکہ کو غریق رحمت کرے ان کو اعلیٰ علیین میں جگہ عنایت فرمائے اور ان کے نیک اور پاک نمونے ہمیشہ ہمارے لئے مشعل راہ بنے رہیں۔ آمین!

حضرت سیدہ چھوٹی آپا کے کارنامے تو ان گنت ہیں ایک لمبا دور سلسلہ کی خدمت کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے شانہ بشانہ کام کرتے ہوئے نہایت فعال چاق وچوبند زندگی گذاری۔ اور جماعت احمدیہ کی خواتین کو نہایت مستعد بیدار مغز اور معاشرے کا ایک حسین وجمیل مرقع بنا کر ہی دم لیا۔ آپ نے لجنہ کو ایک مضبوط و مستحکم چٹان بنادیا اور خلیفہ وقت کے ہر حکم اور ہر اشارے پر سر جھکانے اور اطاعت کرنے والا بنادیا۔ آپ ہر مجلس میں ہر موقع پر تربیت کے بہانے ڈھونڈ لیتیں اور نہایت احسن و موثر رنگ میں عورتوں کو ان کے فرائض کی اہمیت سمجھاتیں اور عہد بیعت کو نبھانے کے طریق بتاتیں۔ آپکے خطابات میں زیادہ تر زور اسبات پر ہوتا کہ مستورات قرآن مجید کا ترجمہ سیکھیں اور اس کے مطابق اپنی زندگیاں ڈھالنے کی کوشش کریں کیونکہ یہ کتاب انسان کو اندھیرے سے نکال کر روشنی کی طرف لیجاتی ہے۔ پہلے بھی مسلمانوں نے قرآن مجید پر عمل کر کے ترقی کی اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آنے کی غرض بھی قرآن مجید کی تعلیم کو دنیا میں پھیلانا ہے۔

آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر عمل کرنیکی تلقین کی آپکی سیرت طیبہ اور تاریخ کے مطالعہ کی طرف توجہ دلائی۔ نیز اپنی اصلاح کی طرف اور اپنے فرائض کا احساس کرتے ہوئے تبلیغ کی طرف توجہ دلائی۔

حضرت سیدہ ممدوحہ اسبات پر بھی زور دیتی رہیں کہ مستورات کی قربانیوں کا معیار جہاں بلند ہو وہاں یہ بھی ہو کہ سب بہنیں قربانیاں دیں۔ فرمایا کہ آپکی قربانی کا معیار وہی ہونا چاہئے جو سورہ توبہ میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اسکا رسول ﷺ تمہارے باپ دادوں اولاد خاندانوں اور مال سب پر مقدم ہوں۔ آپ نے بچوں کو دینی تعلیم اور اردو سکھانے کی تلقین بھی کی۔ نیز یہ کہ عورتیں گھروں میں اسلامی ماحول قائم کریں۔ بچوں کے اندر مذہب سے محبت پیدا کریں تا آپکی اولاد بھی نیک اور دیندار بنے جس طرح ایک چراغ سے دوسرا چراغ جلتا ہے اسی طرح اگلی نسل نے پوری ذمہ داریاں اٹھانی ہیں۔

حضرت چھوٹی آپا صاحبہ کے خطابات بیشمار ہیں اور اس لائق ہیں کہ بار بار ہی نہیں بلکہ ہزار بار بھی ان کو دہرایا جائے تو کم ہے۔ خطابات کو ذہن نشین کرنے اور حرز جان بنانے کی ضرورت ہے۔ حضرت چھوٹی آپا نہایت خلیق مہربان اور بہنوں سے بے حد خندہ پیشانی سے پیش آتیں۔ ایکبار آپ نے جلسہ سالانہ ۶۵ء کے موقع پر عورتوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

”میرا دل آپ سبکی محبت سے پر ہے۔ میں آپ سبکے لئے دعا کرتی ہوں اور کرتی رہونگی انشا اللہ تعالیٰ۔ مجھے آپ سب اپنی اولاد اور اپنے سب عزیزوں سے زیادہ پیارے ہیں آپکی خوشی میری خوشی ہے اور آپکا دکھ میرا دکھ۔ یہ بھی حضرت مصلح موعود کی صحبت ہی نے سکھایا ہے۔ آپؓ کو جماعت اپنی بیویوں بچوں اور عزیزوں سے بہت زیادہ پیار تھی۔ آپ کسی احمدی کا غم نہ دیکھ سکتے تھے۔ راتوں کو اٹھ اٹھکر آپ دعائیں کیا کرتے تھے۔ اسی مقدس تعلق کی وجہ سے آپ سے بھی درخواست کرتی ہوں کہ مجھے اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بے حساب بخش دے۔ اور میری بقیہ زندگی اسلام کی خدمت اور بنی نوع انسان کی خدمت میں بسر ہو۔ مجھے اللہ تعالیٰ کی محبت نصیب ہو۔ اور جب خدا تعالیٰ کی طرف سے بلاوا آئے اسکی رحمت اور مغفرت مجھے ڈھانپ لے۔“

(خطاب بر موقع جلسہ سالانہ مستورات ۶۵ء بذریعہ ٹیپ)

(از بدر جنوری 2000ء)

ایسی شفیق ہستی اب ہم سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو گئیں۔

موڑ کر دنیا سے منہ ہم سبکو غم گیں چھوڑ کر
جابسیں خلد بریں اور ہو گئیں ہم سے نہاں
حق میں تیرے بس یہ کرتے ہیں دعا صبح و شام
ہوں بلند درجات تیرے قرب مولیٰ کے وہاں

وصایا

منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر اطلاع کریں۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت 15075 :- میں نذر الاسلام ولد مکرم شیخ رحیم الدین صاحب مرحوم قوم احمدی پیشہ ملازمت صدر انجمن عمر 34 سال تاریخ بیعت 1968ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15/10/98 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ منقولہ وغیر منقولہ جائیداد کی تفصیل درج ذیل ہے۔

آبائی جائیداد واقع سملیہ بہار میں ہے آبائی جائیداد میں ایک مکان اور ایک ایکڑ غیر منقولہ جائیداد ہے اس میں چار بھائی اور ایک بہن حصہ دار ہیں ابھی جائیداد تقسیم نہیں ہوئی ہے والدین وفات پاچکے ہیں۔ ملنے پر دفتر بہشتی مقبرہ کو اطلاع کر دوں گا۔

میرا ذریعہ آمد ملازمت صدر انجمن احمدیہ ہے مجھے اس وقت ماہوار مبلغ =/2995 روپیہ تنخواہ ملتی ہے میں **اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ** تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتا ہوں گا۔

اسکے علاوہ اگر کبھی کوئی مزید آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو کرتا ہوں گا۔ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہو گی۔ میری وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
ملک محمد مقبول طاہر	نذر الاسلام	جاوید اقبال اختر چیمہ
قادیان	قادیان	قادیان

وصیت 15076:- میں محمد ناصر مودھا ولد مکرم محمد شفیع صاحب مودھا قوم احمدی پیشہ دکانداری عمر 55 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1/12/99 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہو گی۔ اس وقت میری کل منقولہ وغیر منقولہ جائیداد کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

میری آبائی جائیداد مودھا یو.پی. میں تھی میرے حصہ میں جو جائیداد آئی تھی وہ بہت پہلے فروخت کر چکا ہوں اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔

میں قادیان میں دکانداری کرتا ہوں ماہوار مبلغ =/500 روپیہ آمد ہوتی ہے میں ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ اور میں اقرار کرتا ہوں کہ میں اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتا ہوں گا۔ انشاء اللہ

اس کے علاوہ اگر مزید کوئی آمد یا جائیداد کبھی پیدا کروں تو اسکی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو کرتا ہوں گا۔ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
مبارک احمد بٹ	محمد ناصر	محمد نعیم
قادیان	قادیان	قادیان

۲۰۱۰ تک بھارت میں بغیر پائلٹ کے جہاز بننے لگیں گے

پی ٹی آئی کی خبر کے مطابق بھارت سرکار کے پرنسپل سائنٹیفک صلاحکار ڈاکٹر اے پی جے عبد الکلام نے کہا ہے کہ ۲۰۱۰ء تک بھارت میں بغیر پائلٹ کے چلنے والے جہاز لڑاکا ہوائی جہازوں کی جگہ لینا شروع کر دیں گے۔ ایرونائیٹک سوسائٹی آف انڈیا کے ۵۱ ویں سیمینار کو خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ بغیر پائلٹ کے چلنے والے جہازوں کی رفتار پہلے آواز کی رفتار سے کم ہو گی اور پھر یکایک مرحلہ وار آواز کی رفتار سے کہیں زیادہ رفتار ہو جائے گی۔ ان جہازوں میں پروگرام کے مطابق ہتھیار رکھے جائیں گے اور وہ دشمن کے راڈار کی زد میں آئے بغیر پہلے سے طے شدہ نشانہ پر گرائے جائیں گے۔

اونٹنی کا دودھ ٹی بی میں بہت مفید

اونٹنی کا دودھ تپدق کی بیماری میں بہت مفید پایا گیا ہے۔ ریسرچ سکالروں نے پایا ہے کہ اونٹنی کا دودھ انسان میں بھوک بڑھانے اور وزن بڑھانے میں مددگار ہو سکتا ہے۔ بیکانیر میں واقع ایس پی میڈیکل کالج میں مریضوں پر کئے سروے میں پتہ لگا کہ اونٹنی کا کچا دودھ تپ دق اور ایم پیا جیسی بیماریوں میں کافی مؤثر ہے۔ سائنسدانوں کی رائے ہے کہ ٹی بی کے مریضوں میں اونٹنی کا دودھ فائدہ مند اس لئے ہو گا کہ اس دودھ میں وہ انجائم ہوتا ہے جو لائسوجم کہلاتا ہے۔ اور جس کی وجہ سے بیکٹریا کا بنا رو کا جاسکتا ہے۔ سائنسدانوں کے مطابق اونٹنی کے دودھ کے استعمال سے تپدق کے مریضوں کے جسم کیلئے ضروری زنک کنسٹرکشن میں بھی سدھار پایا گیا اس سے جسم کے زخموں کو مدد ملتی ہے۔

اذکروا موتاکم بالخیر

بیاد مکرم مولانا بشیر احمد صاحب مبشر فاضل دہلوی مرحوم

﴿از محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب صدر مجلس وقفِ جدید قادیان﴾

۴۶ء جلسہ سالانہ سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے خاکسار کا تقرر بمبئی میں بطور اسسٹنٹ مشنری مکرم محترم مولانا مولوی عبدالرحیم صاحب نیرؓ فرمایا چنانچہ خاکسار بمبئی روانہ ہونے سے قبل حضور انور کی ملاقات کیلئے قصر خلافت میں حاضر ہوا۔ جہاں مجھ سے قبل مکرم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل مرحوم پہلے سے موجود تھے۔ یہ آپ سے ناچیز کی پہلی ملاقات تھی۔ اس کے بعد بذریعہ مراسلت آپ سے نصف ملاقات کا سلسلہ جاری ہو گیا۔ ملک کی پارٹیشن کے وقت بوجہ ناسازگاری حالات قادیان میں مقیم جماعت نے ۴۷ء میں اپنی مقامی آبادی کی حد تک جلسہ سالانہ قادیان کا اہتمام کیا۔ لیکن قدرے حالات میں امن کی کیفیت نظر آنے پر مکرم مولانا بشیر احمد صاحب مرحوم مبلغ انچارج دہلی نے بذریعہ خط ۴۸ء دسمبر میں جلسہ سالانہ میں شرکت کیلئے ضروری کارروائی کی راہنمائی حاصل کی اور حضور انورؓ کے استفسار پر متوقع حاضری کیلئے اجازت چاہی ٹھیک اسی وقت خاکسار کی طرف سے بھی ایسا ہی ایک مکتوب حضور انور کی خدمت میں اپنے لئے جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت کی اجازت کیلئے روانہ کیا جا چکا تھا۔ جس کے جواب میں حضور نے لاہور سے خاکسار کو بذریعہ تار جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت کی اجازت مرحمت فرمائی۔ اور ساتھ ہی ارشاد فرمایا کہ خاکسار بمبئی کی جماعت سے بھی زیادہ سے زیادہ دوستوں کو تیار کر کے جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت کیلئے لے جائے چنانچہ خاکسار کے ساتھ چار یا پانچ افراد تیار ہو گئے اور ہم لوگ جلسہ کے مقررہ ایام سے کچھ روز پیشتر دہلی محلہ بلیماراں میں جہاں مکرم مولوی بشیر صاحب بطور مبلغ مقیم تھے پہنچے۔ موصوف نے ہمیں دارالتبلیغ میں ٹھہرایا۔ جلسہ سالانہ میں شرکت کے سلسلہ میں موصوف نے ہمیں متوقع تعداد کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ ان کیلئے حضور انور کی اجازت آچکی ہے اور بتایا کہ سب سے پہلا ہمارا وفد یہاں دہلی پہنچا ہے۔ میرے دریافت کرنے پر بتایا کہ انہیں قرب وجوار کی ساری جماعتوں کے پتہ جات کا علم نہیں تھا۔ ورنہ موصوف ان سے رابطہ قائم کر کے جلسہ سالانہ پر حاضر کرنے کی سعی کرتے۔ میں نے بعض جماعتوں کا نام لے کر موصوف کو ان مقامات سے افراد جماعت کو جلسہ سالانہ میں شامل کرنے کی کارروائی کیلئے توجہ دلائی۔ موصوف نے اسی ضمن میں مجھے امروہہ بھیجا۔ رات کو بڑی مشکل سے امیر جماعت کے مکان کو تلاش کر کے ان کے گھر پر پہنچا راتوں رات دوستوں کو بلا بلا کر جلسہ سالانہ کیلئے تیار کیا اور اگلے دن سترہ احمدی احباب کو لیکر امروہہ سے دہلی پہنچا۔ بس جلسہ سالانہ کی یہی پہلی نفری تھی۔ علاوہ ازیں مکرم مولوی صاحب نے مختلف جماعتوں میں اسی غرض کیلئے ٹیلی گرام بھجوائے وقت مقررہ تک دہلی میں حاضری کی تعداد ۶۸ ہو گئی۔ مکرم مولانا موصوف نے ان انتظامات کیلئے بہت دوڑ دھوپ کی ان کے ساتھ مکرم برکات احمد صاحب دہلوی نے بہت تعاون دیا۔ چنانچہ قادیان میں جلسہ میں شمولیت کیلئے حکومت کے تعاون سے لوگوں کا انتظام ہوا تھا۔ جن کے ساتھ حفاظتی Police Escort تھی۔ راستہ میں جہاں بھی کسی کو ہمارے اس سفر کا علم ہوا۔ سب نے بہت تعجب کا اظہار کیا۔ قادیان پہنچنے پر احباب جماعت استقبال کیلئے موجود تھے۔ اگرچہ کہ ہماری اس جلسہ میں شرکت صرف ایک سال کے وقفہ سے تھی۔ لیکن قادیانؒ کے احباب جماعت نے جس ایمان واخلاص کا مظاہرہ کیا وہ ایسا منظر تھا کہ گویا سال ہا سال کی جدائی کے بعد عزیز ترین رشتہ داروں کو کوئی سر آنکھوں پر بٹھاتا ہے۔ صرف ایک سال کی جدائی نے ان میں ایسی تبدیلی پیدا کر دی تھی۔ جو زندگی میں شاذ ہی کبھی نظر آئی ہو۔ یہاں کے ان تاثرات کا اظہار حضرت خلیفہ ثانیؓ نے بھی نہایت خوشکن الفاظ میں فرمایا تھا۔ اور جہاں تک مجھے یاد ہے انہیں فرشتوں کے لقب سے نوازا تھا۔ اس جلسہ کی روح رواں مکرم مولوی بشیر صاحب دہلوی تھے۔ اس جلسہ پر قادیان سے احمدی آبادی کے انخلاء کے بعد دوبارہ ورود نے ایک زندگی کی لہر درویشان میں نیز بیرونی جماعتوں میں پیدا کر دی اگلے سال پھر مکرم مولوی بشیر احمد صاحب کی مسلسل کوششیں اور جماعتوں سے رابطہ قائم کرنے کی وجہ سے حاضری ۱۴۸ ہو گئی تھی۔ اور اس بار بھی اسی طرح جلسہ میں حکومت کی طرف سے مہیا کردہ Police Escort کے ساتھ یہ تمام احباب قادیان پہنچے۔ اس سال بھی مکرم مولوی صاحب کے ساتھ خصوصی تعاون کرنے والے دوست مکرم برکات احمد ہی تھے۔ اور حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ نے بھی اس ضمن میں مولانا ابوالکلام آزاد سے ملاقات کر کے اس انتظام میں قابل قدر مدد بہم پہنچائی تھی فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔ دہلی کی جماعت بھی پارٹیشن کے بعد چند نفوس پر مشتمل رہ گئی تھی۔ اور اکثر و بیشتر مکرم مولی بشیر احمد صاحب ہی قادیان اور مرکزی حکومت قادیان اور ہندوستان کی تمام جماعتوں کے مابین رابطہ قائم کرنے کرانے میں بہت ممد و معاون ہوا کرتے تھے۔ مولانا صاحب اس وقت جوان تھے۔ سلسلہ کے کام کاج کے سلسلہ میں دوڑ دھوپ بہت سرگرمی اور ولولہ سے انجام دیتے تھے۔ پارٹیشن سے قبل دہلی کی جماعت بڑی مرکزی جماعت تھی لیکن پارٹیشن کے بعد دہلی میں مکرم مولانا صاحب کا ہی وجود تھا خاکسار جہاں بھی مقیم رہا۔ دہلی میرے راستہ میں پڑتا تھا۔ جس کی وجہ سے مکرم مولوی صاحب سے ہمیشہ ملاقات کے مواقع میسر آتے رہتے تھے۔ قادیان کے ان دو سال کے جلسوں کے بعد حضرت مصلح موعودؓ نے ہندوستان کی جماعتوں میں سے پہلے قریبی جماعتوں کو قادیان کے مرکز کے تحت کام کرنے کی ہدایت فرمائی۔ پھر باقی ہندوستان کی جماعتوں کو بھی مرکز قادیان سے وابستہ فرمایا۔ ابتداء میں نقل و حرکت میں پارٹیشن کے ناخوشگوار واقعات کے باعث دشواریاں حائل ہوئیں۔ مگر خداتعالیٰ نے آہستہ آہستہ حالات سازگار بنائے۔ فالحمدللہ اس نئے دور میں چند مبلغ انچارج جو ہندوستان میں رہ گئے تھے۔ ہر ایک کے ساتھ نئے تیار شدہ دیہاتی مبلغین کو بغرض ٹریننگ اور مناسب جماعتوں میں بعد ٹریننگ تقرری حضور انور کی طرف سے ہدایات ملیں۔ مکرم مولوی صاحب مرکز سے قریب رہنے کی وجہ سے مرکز سے فوری تعاون اور مشورہ کیلئے بار بار قادیان آیا کرتے تھے۔ ابتدائی چند سالوں کے بعد ہندوستانی جماعتوں کو از سر نو منظم کرنے اور فعال بنانے کے سلسلہ میں حضرت مصلح موعودؓ قادیان کے توسط سے نگرانی فرماتے رہے۔ چنانچہ ۵۰ء کے بعد مبلغین کے تبلیغی سفر جو کچھ عرصہ محدود ہو گئے تھے۔ دوبارہ جاری ہو گئے اور منظم طور پر مبلغین کے تبلیغی تربیتی دوروں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ چنانچہ ان دوروں میں تمام مرکزی مبلغین تقریباً سب ہی شریک ہوتے رہے۔ اور ہمیں ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کام کرنے کا لمبے عرصہ تک موقعہ ملا۔ الحمدللہ۔ یوں تو ہر دورہ کے موقع پر امیر وفد جماعتوں کے مشورہ سے جو موضوع کسی مبلغ کیلئے مقرر ہوتا اس موضوع پر مبلغین کرام تقاریر کرتے تھے۔ لیکن مکرم مولانا صاحب کیلئے غیر مسلموں تک احمدیت کا پیغام پہنچانے کا موضوع بالعموم مختص رہتا تھا۔ موصوف خصوصیت سے ہندوؤں کی مذہبی کتب سے بھی تائیدی حوالہ جات پیش کرتے تھے۔ بھگوت گیتا اور ویدوں کے شلوک سنانے کا سلسلہ پارٹیشن کے بعد مکرم مولانا موصوف کی تقاریر میں زیادہ تر ہوتا تھا۔ بعد میں دوسرے مبلغین بالخصوص مقامی مبلغین مقررین اور تقریری ذوق رکھنے والے احباب نے بھی اپنانا شروع کیا۔ مجھے یاد ہے جہاں کہیں بھی موصوف کی تقریر میں غیر مسلموں کا مذہبی طبقہ شریک ہوتا تھا۔ ایسا طبقہ ان کی تقریر کا پہلے سے منتظر رہتا تھا۔ اور بعد تقریر ان سے دیر تک تبادلہ خیال اور ان کی تقریر پر اپنے تاثرات کا اظہار کرتے تھے۔ ہندوستان کے مختلف علاقوں میں Divine Religious Society کی طرف سے بھی ہمارے پیشوایان مذاہب کی طرز پر جلسوں کا اہتمام ہوا کرتا تھا۔ اور اس تحریک کے صدر مذہبی امور سے بہت واقفیت رکھنے والے اور تمام ملک میں شہرت یافتہ وجود ہوتے تھے۔ مولانا موصوف سے یہ لوگ بوجہ دہلی میں قیام اکثر واقف ہوتے تھے۔ صوبہ اڑیسہ میں اس سوسائٹی کی طرف سے وسیع پیمانہ پر تمام مذاہب کانفرنس" کی شکل میں اہتمام ہوا۔ غالباً ۷۱ء-۷۲ء کی بات ہے۔ اس اجتماع میں لوگوں نے اڑیسہ کے صدر مقام میں بھاری تعداد میں شرکت کی اور بڑی بڑی نامور شخصیتوں کی تقاریر اس میں ہوئیں مگر مکرم مولانا بشیر احمد صاحب کی تقریر کے بارہ میں اپنوں اور بیگانوں نے جو تاثرات بیان کئے کہ سبھی لوگ تقریر کے بعد خوش آمدید کیلئے ان کی طرف بڑھے۔ اور دیر تک ان کی تقریر کی سراہنا کرتے تھے۔ اس کے

PRIME AUTO PARTS
HOUSE OF GENUINE SPARES
AMBASSADOR
&
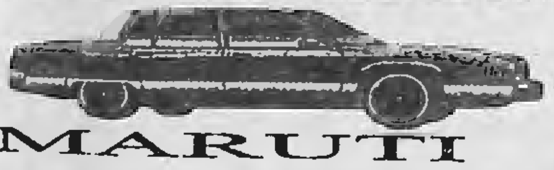
MARUTI
P, 48 PRINCEP STREET
CALCUTTA- 700072 ☎2370509

STAR
☎ 543105
CHAPPALS
WHOLE SELLERS OF HIGH QUALITY LEATHER & RUBBER CHAPPALS
105/661, OPP, BLOCK NO-7 FAHIMMABAD COLONY
KANPUR-1- PIN 208001

اگلے سال اسی سوسائٹی نے ناچیز کو بھی کلکتہ سے اس میں شرکت کی دعوت دے کر بلایا۔ کیونجھر مقام پر یہ اجتماع رکھا گیا تھا۔ کٹک سے اس مقام کی طرف بسوں میں سوار ہو کر روانہ ہوئے تو راستے میں ہندو یاتریوں کی متعدد بسیں اسی سمت رواں دواں تھیں۔ جہاں بھی وہ بسیں رکتی تھیں۔ وہ میرے لباس اور سر پر پگڑی دیکھ کر مجھے دور سے نمسکار کرتے تھے۔ اور مجھے مولانا بشیر احمد سمجھ کر مولانا بشیر احمد صاحب کی جئے کے نعرے لگاتے تھے۔ میرے بار بار بتانے کے باوجود کہ میں مولانا بشیر احمد صاحب نہیں ہوں۔ پھر بھی وہ مجھے آخر تک مولانا بشیر احمد صاحب ہی سمجھتے رہتے اور دوران جلسہ اور جلسہ کے بعد بھی اسی عقیدت سے مجھ سے ملنے کیلئے جب تک کیونجھر میں مقیم رہا آتے رہے۔

پارٹیشن سے قبل حضرت مصلح موعودؓ نے ہر طبقہ میں تبلیغ کیلئے مبلغین مقرر فرمائے ہوئے تھے۔ جو تقسیم ملک کے وقت پاکستان کے حصہ میں آگئے۔ اور یہاں ان کی یادگار ایک ہی مبلغ یعنی مکرم مولانا بشیر احمد صاحب تھے۔ جو مولوی فاضل ہونے کے علاوہ ہندی اور سنسکرت کے عالم تھے۔ جن کو تعظیماً اپنے اور غیر شاستری جی کے نام سے بھی یاد کیا کرتے تھے۔ اور فرمائش کے طور پران سے شلوک سنا کرتے تھے۔ غرضیکہ اس طویل دور میں ہندوستان کے اطراف واکناف اور وسط میں جانے کے بعد شدت سے یہ احساس پیدا ہوتا رہا۔ کہ ہندو دھرم میں تبلیغ کے سلسلہ میں سنسکرت کی تعلیم کے عالم بھی ہم میں ہونے بے حد ضروری ہیں۔ اور یہی احساس سکھ مذہب کے تعلق سے بھی رہا ہے۔ اور یہ کمی ابھی تک موجود ہے۔ گو اب مدرسہ احمدیہ کے بعض طلبہ سنسکرت میں تخصص کر رہے ہیں۔ مکرم مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی چونکہ ہندوستان میں ہر طبقہ میں تبلیغ کا وسیع تجربہ رکھتے تھے۔ اور مدرسہ احمدیہ میں بھی موازنہ مذاہب کے ٹیچر کے فرائض بھی ادا کیا کرتے تھے۔ موصوف کے یہاں سے لندن ہجرت فرما جانے کے بعد خلاء ابھی تک ہے

زیادہ تر موصوف کا ہیڈ کوارٹر دہلی رہا ہے۔ اس کے علاوہ کلکتہ میں بھی بطور مبلغ انچارج علاقہ بنگال و اڑیسہ مقیم رہے ہیں۔ کلکتہ میں ایک موزوں اور مناسب جگہ پر احمدیہ مسجد اور دار التبلیغ کی تعمیر کا کام موصوف کے عرصہ قیام میں ان کی خاص توجہ اور دلچسپی کی یادگار ہے۔ بالعموم مولانا کی ہر جلسہ سالانہ پر تقاریر ہوا کرتی تھیں۔ جو موصوف بڑی محنت سے تیار کیا کرتے تھے۔ اور اپنے مخصوص انداز سے بیان فرمایا کرتے تھے۔ آپ اپنے سے جونیئر مبلغین کی تقاریر بھی بہت غور سے سنا کرتے تھے۔ اور بعد میں ان سے مل کر ان کی حوصلہ افزائی اور مفید مشورے سے ان کو اپنی معلومات بڑھانے کی ترغیب دلاتے تھے۔ پارٹیشن کے بعد کانپور کی جماعت جو ہندوستان کا مشہور صنعتی شہر ہے۔ کچھ بے رونق دکھائی دیتی تھی۔ مولانا کی خصوصی توجہ سے اس جماعت نے ترقی کی جو بھی نفوس جماعت میں اس دور میں داخل ہوئے۔ مولانا کی خصوصی توجہ سے یہ سب جماعت میں نئے سرے سے بیداری اور رونق کا باعث ہوئے۔ سال ہا سال تک خاکسار نے مولانا کا جلسہ سالانہ پر یہ معمول دیکھا ہے ہر سال اُنہیں اپنے علاقہ میں کسی منتخب جگہ پر سالانہ تبلیغی کانفرنس کے انعقاد کی دُھن ہوتی تھی۔ اور موصوف جلسہ سالانہ کے موقع پر تمام نمائندوں کے مشورہ سے اسے طے کرتے تھے اور پھر پورے اہتمام سے ہر سال یہ کانفرنس منعقد کرایا کرتے تھے۔ علاقہ کشمیر میں ان کا کافی عرصہ قیام رہا۔ جو جماعتوں کو بہتر طور پر فعال بنانے کا باعث بنا۔ خاکسار نے اس علاقہ میں بھی موصوف کے ساتھ کام کیا ہے۔ اور ان کے تبلیغی سفروں اور دوروں میں بھی ان کے ساتھ شریک رہا ہے۔ کلکتہ قیام کے دوران میں غالباً وہاں کی آب و ہوا کی تاثیر کے باعث ان کے گھٹنوں میں تکلیف ہوگئی تھی۔ جو بعد میں مستقل بیماری کی صورت اختیار کر گئی۔ جس کیلئے موصوف نے ہر چند جو بھی علاج ممکن تھا کرایا۔ مگر خاطر خواہ افاقہ نہ ہوا۔ مجھے یاد ہے ایک دفعہ سارے مبلغین جو ہم سفر تھے کیرنگ کی جماعت میں جلسوں میں شرکت کے سلسلہ میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ ایک روز مولانا نے احباب جماعت سے اپنی گھٹنے میں تکلیف کا اظہار کیا۔ تو بعض دیہاتی مزاج معالجوں نے مولانا کی ٹانگ سیدھی کرنے کا مشورہ دیا۔ اور رسوں سے ٹانگوں میں کھچیاں لگا کر جکڑ رہے تھے۔ اور مولانا شدید درد سے کراہ رہے تھے۔ اتنے میں خاکسار وہاں پہنچ گیا میں نے شور مچایا کہ یہ کیا بیہودہ حرکت کر رہے ہو۔ فوراً مولانا کو ان کے شکنجے سے آزاد کرایا اور تاکید کی ایسا جاہلانہ علاج ہر گز نہ کریں۔ میدان تبلیغ سے مولانا کو مرکز نے قادیان بلالیا تھا۔ جہاں پہلے ان کے سپرد مدرسہ احمدیہ میں تدریس کا کام ہوا اور مولانا موازنہ مذاہب کی تدریس کا فریضہ ادا کرتے رہے۔ بعد میں مختلف نظارتوں میں مختلف ڈیوٹیوں پر مقرر ہوتے رہے تبلیغی تربیتی اور جماعتی فرائض کے ساتھ ساتھ قرآن مجید کے ہندی ترجمہ کا کام بھی مختلف مراحل سے گزر کر ان کے سپرد ہوا جس میں موصوف نے کافی محنت کی اور وقت بھی صرف کیا اور خدا خدا کر کے یہ کام مکمل ہوا۔ بہر کیف پارٹیشن کے بعد جو چند مبلغین انڈیا میں رہ گئے تھے۔ ان میں ایک وجود آں مکرم کا تھا۔ جسے خدا نے اپنی زندگی کا معتدبہ حصہ انڈیا میں گزار کر خدمت دین کا نادر موقع عطا فرمایا۔ لیکن بڑھاپے میں جب موصوف کی اہلیہ صاحبہ کی وفات ہوگئی۔ اور مولانا نے محسوس کیا کہ اب آخری لمحات کسی ایسی جگہ گزارنے چاہئیں۔ جہاں ان کی دیکھ بھال کرنے والا کوئی ان کا اپنا عزیز ہو چنانچہ موصوف لندن تشریف لے گئے۔ خدا تعالیٰ کی ان پر بے شمار رحمتیں ہوں۔ خدا تعالیٰ ان کی خدمات کو قبول فرمائے اور نسل در نسل ان کی اولاد کو مقبول دینی خدمات کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

رپورٹ جلسہ ہائے یوم مصلح موعودؓ

دہلی: مورخہ ۲۰ر فروری ۲۰۰۰ء بروز اتوار مسجد احمدیہ دہلی میں جلسہ یوم مصلح موعودؓ جماعتی روایات کے مطابق پورے اہتمام کے ساتھ منایا گیا۔

یہ جلسہ زیر صدارت مکرم سید طارق احمد صاحب صدر جماعت دہلی منعقد ہوا۔ جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ جو محترم محمد فضل صاحب نے کی۔ بعد ازاں مکرم داؤد احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ دہلی نے پیشگوئی حضرت مصلح موعودؓ کا متن پڑھ کر سنایا۔ پھر ایک نظم مکرم شاکر رشید صاحب کی ہوئی۔ اس کے بعد تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔ کل چار تقاریر ہوئیں۔ جس میں حضرت مصلح موعودؓ کی سیرت آپ کی خدمات اور عظیم کارناموں پر روشنی ڈالی گئی۔ پہلی تقریر ریحان مبشر صاحب کی ہوئی۔ دوسری تقریر مولوی سید عزیز احمد صاحب مبلغ سلسلہ کی ہوئی اور تیسری تقریر محمد فضل احمد صاحب نے کی اور آخری تقریر خاکسار سید کلیم الدین احمد مبلغ انچارج دہلی کی ہوئی۔ بعدہٗ محترم صدر اجلاس نے اجتماعی دُعا کروائی اور جلسہ اختتام کو پہنچا۔ مرد و زن کثیر تعداد میں حاضر تھے۔ دُعا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کے ارشادات اور نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین (سید کلیم الدین احمد مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

اگالن (ہریانہ): اگالن میں لجنہ اماء اللہ کے زیر انتظام جلسہ مصلح موعود منعقد کیا گیا ۳ لجنہ و ۵ ناصرات حاضر ہوئیں۔ تلاوت عزیزہ رضیہ بیگم نے کی اور نظم عزیزہ نسرین نے پڑھی۔ عزیزہ سکینہ نے متن پیشگوئی پڑھ کر سنایا اور جلسہ کے انعقاد کا مقصد بھی بیان کیا۔ عزیزہ التجا بیگم نے نماز کی فضیلت بیان کی آخر پر صدر لجنہ نے دُعا کروائی اور جلسہ برخاست ہوا۔

باس (ہریانہ) ۲۰ر فروری کو خاکسار نے جماعت احمدیہ باس و جماعت احمدیہ اگالن ہر دو جگہ میں جلسہ یوم مصلح موعود کا انعقاد کروایا جماعت احمدیہ باس میں تقریباً ایک بجے دوپہر کو جلسہ شروع ہوا جس میں خدا کے فضل سے مرد و مستورات و بچے چالیس تک حاضر ہوگئے تھے۔ تلاوت قرآن مجید عزیز پرویز احمد نے کی اور نظم عزیز نصیب احمد نے پڑھی۔ اس کے بعد مکرم ہوا سنگھ صاحب (نسیم خان صاحب) نے چند نصائح لوگوں کے سامنے پیش کیں۔ دیگر بچوں نے بھی نظم وغیرہ سنائی پھر خاکسار نے مصلح موعودؓ کے بارے میں جو حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی تھی۔ اس سے احباب جماعت کو آگاہ کیا۔

اگالن (ہریانہ): اگالن میں رات آٹھ بجے جلسہ شروع ہوا۔ عزیز نصیر احمد نے قرآن مجید کی تلاوت کی اس کے بعد عزیز سلیم خان صاحب نے نظم سنائی پھر دیگر بچوں نے نظم و نماز سنائی اس کے بعد خاکسار نے مصلح موعودؓ کے بارے میں اور خلافت کے بارے میں لوگوں کو بتایا پھر مکرم شیر علی صاحب صدر جماعت اگالن و مکرم ہیرو خان صاحب سیکرٹری تبلیغ اگالن نے تقاریر کیں بعدہٗ صدر صاحب نے دُعا کے ساتھ جلسہ کا اختتام کیا۔ اس جلسہ میں تقریباً ۱۳۵ افراد حاضر ہوئے۔ (اعجاز احمد معلم)

جمشید پور (بہار) مورخہ ۲۰ر فروری مکرم سید جمیل احمد صاحب نائب صدر جمشید پور کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد کیا گیا۔ مکرم سید آفتاب عالم صاحب اور خاکسار انور احمد مبلغ سلسلہ کی تقاریر کے بعد صدارتی خطاب مکرم سید جمیل احمد صاحب کا ہوا خاکسار نے دُعا کروائی اور جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

مورخہ ۲۰۰۰-۲-۱۹ لجنہ اماء اللہ جمشید پور کی طرف سے جلسہ یوم مصلح موعودؓ منایا گیا۔ جلسہ کی صدارت محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ نے کی۔ اس جلسہ میں عزیزہ رخشندہ صاحبہ، محترمہ یاسمین قادری صاحبہ، محترمہ وجیہہ صدیقہ صاحبہ نے اپنی اپنی تقاریر میں مصلح موعودؓ کی زندگی کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کیا۔ خاکسار نے بھی پردہ کی رعایت سے تقریر کی اور تربیت اولاد کے پہلو پر روشنی ڈالی۔ صدارتی خطاب اور دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (محمد انور خادم سلسلہ جمشید پور)

سکندر آباد (آندھرا پردیش): مورخہ ۲۰ فروری ۲۰۰۰ء بروز اتوار زیر صدارت محترم جناب سیٹھ مہر الدین صاحب امیر جماعت سکندر آباد بمقام الہ دین بلڈنگ جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں کل دو تقریریں مکرم اسماعیل طاہر صاحب انسپکٹر وقف نو بھارت اور خاکسار سید طفیل احمد مبلغ سلسلہ کی ہوئیں بعد ازاں صدارتی خطاب اور دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (سید طفیل احمد شہباز مبلغ سلسلہ)

محبوب نگر (آندھرا): ۲۰ر فروری بروز اتوار جلسہ یوم مصلح موعودؓ صدر لجنہ محبوب نگر محترمہ جمیل النساء صاحبہ کی زیر صدارت انہیں کے مکان پر منعقد کیا گیا۔ تلاوت و نظم کے بعد محترمہ صابرہ بیگم صاحبہ، عزیزہ عظمت النساء، عزیزہ بشریٰ طیبہ، محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ، عزیزہ تسلیم فاطمہ، عزیزہ سمینہ فردوس، محترمہ شکیلہ بیگم صاحبہ نے مختلف عناوین کے تحت تقاریر کیں۔ آخر پر صدر جلسہ نے دُعا کرائی اور جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (عظمت النساء سیکرٹری لجنہ)

قادیان: لجنہ اماء اللہ کے تحت مورخہ ۲۰ر فروری کو جلسہ یوم مصلح موعود بیت النصرت لائبریری میں محترمہ معراج سلطانہ صاحبہ کی زیر صدارت منعقد کیا گیا۔ تلاوت محترمہ امۃ الرحمٰن خادم صاحبہ نے کی نظم محترمہ روزینہ شبنم صاحبہ نے پڑھی۔ متن پیشگوئی مصلح موعودؓ اور اس کا پس منظر محترمہ بشریٰ پاشا صاحبہ نے پڑھ کر سنایا۔ دو تقاریر محترمہ شگفتہ رفیق صاحبہ اور محترمہ امۃ العزیز صاحبہ کی ہوئیں۔ درمیان میں محترمہ امۃ الہادی شیریں صاحبہ نے نظم پڑھی۔ اس موقعہ پر لجنہ کی ممبرات کے مابین مقابلہ نظم خوانی اور واقفین نو بچیوں میں مقابلہ کوئز ہوا۔ صدر جلسہ کے اختتامی خطاب اور دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (آمنہ طیبہ جنرل سیکرٹری لجنہ قادیان)

لازمی چندہ جات کے ضمن میں آمد کی معین تعریف

جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء عظام نے جماعت کے ہر برسر روزگار فرد کو اپنی صحیح اور معین آمد کے مطابق لازمی چندہ جات (حصہ آمد/ چندہ عام اور جلسہ سالانہ) ادا کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔ مگر جماعت کے بہت سے عہدیداران اور احباب و مستورات عدم علم کی بناء پر آمد کی تعریف میں اپنی اپنی توجیہات پیش کر کے قربانی کے اُس معیار پر پورا اترنے سے محروم ہو جاتے ہیں جو ادائیگی لازمی چندہ جات کیلئے بنیاد کی حیثیت رکھتا ہے۔ ایسے تمام عہدیداران و افراد جماعت کی آگاہی کیلئے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظور فرمودہ آمد کی وہ معین تعریف ذیل میں درج کی جاتی ہے جو زیر ریزولیوشن 11-خ م / 19-02-91 صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں ریکارڈ ہو چکی ہے:-

"ہر قسم کا سرمایہ خواہ وہ زمین، مکان، مشینری رُوپیہ یا ذاتی ہنر کی صورت میں ہو اس پر جو آمدن حاصل کی جائے گی اس پر چندہ واجب ہو گا۔ اسی طرح انعام، وظیفہ یا گزارہ جو نقدی کی صورت میں ہو اس پر بھی چندہ واجب ہو گا۔ مگر جو روپیہ ورثہ میں راس المال کے طور پر ملے وہ سرمایا سمجھا جائے گا نہ کہ آمد۔

نوٹ: طالب علمی کے وظیفوں پر شرح کا اطلاق نہیں ہو گا۔ طلباء سے یہ توقع رکھی جائے گی کہ وہ حسب حیثیت خود کچھ رقم معین کر کے جماعت سے افہام و تفہیم کے ذریعہ اس کے مطابق باقاعدہ چندہ ادا کریں۔ (ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع)

مُستثنیات:- (ا) گورنمنٹ ڈیوز از قسم ٹیکس۔ ریونیو۔ لوکل رینٹ۔ لازمی انشورنس وغیرہ جو گورنمنٹ کے حکم یا منظوری سے عائد یا تجویز کئے گئے ہوں آمدنی شمار نہیں ہونگے۔ یعنی اُن کی منہائی کے بعد جو آمدنی رہے گی اس پر چندہ واجب ہو گا۔

(۲) ہر قسم کے Compensatory Allowances جو ان اخراجات کو پورا کرنے کیلئے ملیں جو مخصوص حالات کی بنا پر ضروری ہوں ان الاؤنسز پر چندہ واجب نہیں ہو گا۔ مثلاً کرایہ مکان الاؤنس، میڈیکل الاؤنس، ٹریولنگ الاؤنس Conveyance Allowance موٹر کار الاؤنس۔ وردی الاؤنس بچوں کی تعلیم کے سلسلہ میں والدین کو ملنے والا الاؤنس وغیرہ وغیرہ۔

نوٹ: (ا) جب کرایہ مکان الگ طور پر ادا نہ ہو رہا ہو بلکہ Consolidated تنخواہ ملتی ہو تو کرایہ مکان کی اصل رقم جس کی انتہائی رقم میونسپل کارپوریشنوں والے شہروں اور پہاڑی مقامات پر رہائش رکھنے والوں کیلئے اُن کی تنخواہ کا 40% بطور کرایہ مکان شمار کی جائے گی اور دوسرے شہروں میں رہنے والوں کیلئے انتہائی رقم 20% ہو گی اور اس قدر رقم چندہ سے مستثنیٰ ہو گی۔ پنشن پانے والوں کیلئے بھی یہی قاعدہ ہو گا بشرطیکہ کرایہ مکان پنشن میں سے ہی ادا کر رہے ہوں۔

(۲) الف- اگر کوئی شخص کرایہ مکان الاؤنس کی رقم نقد وصول کر رہا ہو لیکن اس کی رہائش اپنے مکان میں ہو تو ایسی ملنے والی رقم چندہ سے مستثنیٰ نہیں ہو گی بلکہ اس پر چندہ واجب ہو گا۔

(ب) اسی طرح مذکورہ نوٹ کا اطلاق صرف انہی اشخاص پر ہو گا۔ جو عملاً کرایہ مکان پر رقم صرف کر رہے ہیں۔

۳- بے کاری الاؤنس سوشل سکیورٹی الاؤنس Old age Pension اور بیوگان کو ملنے والا الاؤنس وغیرہ چندہ سے مُستثنیٰ نہیں ہونگے۔

۴- اگر جائیداد بنانے کیلئے قرض لیا جائے اور اس قرض کو اقساط میں واپس کیا جائے تو چندہ کی ادائیگی کیلئے ان اقساط کی رقم آمدنی میں سے وضع نہیں ہو گی۔ ہاں جو قرض لیا ہے اگر اسے آمد تصور کر کے اس پر چندہ ادا کرنے کے بعد جائیداد پر رقم لگائے تو پھر واپسی قرضہ کی اقساط پر چندہ واجب نہیں ہو گا۔ وہ منہا کر کے باقی پر چندہ ادا کریگا۔

۵- اگر کوئی فرد جماعت اپنے مستقل گزارہ کیلئے قرض پر انحصار کر رہا ہو تو وہ اس قرض پر بھی واجب چندہ ادا کریگا۔ ہاں جب اس قرض کی رقم واپس کرے گا تو اس وقت واپسی قرض کی رقم کو اپنی آمد سے منہا کرنے کے بعد اس پر چندہ ادا کریگا۔

۶- ہنر پیشہ یا دیگر پیشہ ور اور پریکٹشنرز اور زمیندارہ کے وہ اخراجات جو مندرجہ تعریف مذکورہ بالا کے حصول کیلئے برداشت کرنا پڑیں وہ بھی چندہ سے مستثنیٰ ہونگے۔

۷- زمیندارہ آمدنی میں سے علاوہ ان ڈیوز کے جو فقرہ نمبر ا میں درج ہیں قیمت بیج جو زمین میں ڈالا گیا اور خرچ زراعتی معاونین بھی وضع ہونگے۔ اور باقی ماندہ آمدنی پر چندہ واجب ہو گا۔

۸- ملازمین کے پراویڈنٹ فنڈ کی جو کٹوتی ہو اس کی رقم آمد میں سے وضع نہیں ہو گی تاہم جب یہ ملازم کو واپس ملے گا اس وقت اس پر چندہ واجب نہیں ہو گا۔ محکمہ کی طرف سے جو رقم ملے گی اس پر چندہ واجب ہو گا۔

۹- پنشن کی کمیوٹ شدہ رقم پر چندہ واجب ہو گا۔

جملہ امراء و صدر صاحبان اور سیکرٹریان مال سے درخواست ہے کہ براہِ مہربانی آمد کی اس معین تعریف کو پیش نظر رکھ کر اپنی جماعت کے ہر برسر روزگار احمدی کے بجٹ لازمی چندہ جات کا جائزہ لیں اور کوشش کریں کہ جماعت کا کوئی بھی فرد خدا تعالیٰ کے حضور معیاری قربانی پیش کرنے کے ثواب سے محروم نہ رہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فرض منصبی کی مناسبت سے مقبول خدمت بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

جماعت ہائے احمدیہ کیرلہ کی سالانہ صوبائی کانفرنس

خدا کے فضل و کرم کے ساتھ جماعت ہائے احمدیہ کیرلہ کی صوبائی سالانہ کانفرنس مورخہ ۲۲/ ۲۳/ اپریل ۲۰۰۰ء بروز ہفتہ واتوار منجیری (Manjeri) میں منعقد کی جائیگی انشاء اللہ۔ صوبہ کیرلہ کے باہر سے اس جلسہ میں شمولیت اختیار کرنے کے خواہشمند احباب رہنمائی کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ فرمائیں۔

MOHAMMAD UMAR
1/C, AHMADIYYA MUSLIM MISSION,
DARUSHAKOOR, CHEVAYUR,
CALICUT - 673017
Ph. 0495 - 355679

گاؤں گڑھ خول (اڑیسہ) میں تبلیغی جلسہ کا انعقاد

مورخہ 14/1/2000 بروز اتوار نو مبائعین کے گاؤں گڑھ خول میں ایک تبلیغی جلسے کا انعقاد کیا گیا۔ بعد نماز مغرب و عشاء خاکسار کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم سے جلسے کی کاروائی کا آغاز ہوا۔ جماعت احمدیہ گڑھ خول میں ۵ گھر احمدیوں کے ہیں اور باقی ہندو احباب کے گھر ہیں جلسہ میں کثیر تعداد میں ہندو بھائیوں نے شرکت کی۔ نظم کے بعد مکرم مولوی شرافت احمد خان مبلغ سلسلہ مکرم مولوی شمس الحق خان صاحب معلم وقف جدید نے اڑیہ زبان میں ہندو دھرم ساشتروں سے حضرت امام مہدی علیہ السلام کی بعثت کا ذکر کیا اور اسلام کی تعلیم توحید اور غیر اقوام سے حسن سلوک کا ذکر کیا۔ آخر پر خاکسار نے اڑیہ زبان میں تقریر کی۔ شکریہ احباب کے بعد دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج برامد کرے آمین!

(شیخ ھارون رشید مبلغ سلسلہ کیرنگ)

تربیتی اجلاس مجلس خدام الاحمدیہ قادیان

مورخہ ۲۰۰۰-۲-۲۸ کو مسجد اقصیٰ میں زیر صدارت محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب ناظم دار القضاء قادیان مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کا ایک خصوصی تربیتی اجلاس ہوا۔ مکرم احمد خیر صاحب آف ملائشیا کی تلاوت کے بعد عزیز رفیق احمد بیگ ناظم تربیت نے عہد دہرایا۔ مکرم مقصود علی صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر ہیڈ ماسٹر مدرسۃ المعلمین نے خدام کو نصائح فرمائیں صدارتی خطاب کے بعد جلسہ ختم ہوا۔

اعلان نکاح

خاکسار کی دو بیٹیاں سیدہ ساجدہ بیگم اور سیدہ زاہدہ بیگم کا نکاح علی الترتیب سید ارشد حسین ابن مکرم سیٹھ سید عمر صاحب کاچیگوڑہ کے ساتھ ۳۵ ہزار روپے حق مہر کے عوض ۲۰۰۰-۲-۱۴ کو اور مکرم لئیق الدین احمد ابن مکرم ظہور الدین انجینئر مرحوم کے ساتھ ایک لاکھ پچیس ہزار روپے حق مہر کے عوض بمقام حیدر آباد ۲۰۰۰-۲-۱۷ کو ہوا۔ ہر دو رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ (اعانت بدر-/۱۰۰) (احمدی بیگم اہلیہ میر احمد اشرف صاحب مرحوم جڑچرلہ)

شریف جیولرز
روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔
دوکان: 0092-4524-212515
رہائش: 0092-4524-212300

پتے کی پتھری
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
پتے کی پتھری بغیر اپریشن کے دس دن کے اندر دیسی دوائی سے نکل جاتی ہے
مزید معلومات کیلئے درجہ ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں۔
Phone No : 01872-71152
حکیم عبد الحمید ملکانہ محلّہ احمدیہ قادیان

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N61/57

Subscription
Annual Rs/-150
Foreign
By Air : 20 Pound or 40$ U.S.A
: 60 Mark German
By Sea : 10 Pound or 20$ U.S.A

The Weekly BADR

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

Vol - 49 Thursday, 30 March 2000 Issue No: 13

☎ (0091) 01872-70757
01872-71702
FAX:(0091) 01872-70105

اسلام آباد ٹلفورڈ میں عید الاضحیہ کی جھلکیاں

قادیان 2000-3-17 (ایم-ٹی-اے) حضور انور کی تشریف آوری سے قبل احباب کثیر تعداد میں اسلام آباد پہنچ چکے تھے جن کی تعداد چھ ہزار کے قریب تھی۔ اور جو اپنے پیارے آقا کی اقتداء میں نماز پڑھنے کیلئے انگلینڈ کے دُور دراز علاقوں سے حاضر ہوئے تھے۔

☆- اسلام آباد جماعت کے صدر مکرم عثمان چینی صاحب نے تمام انتظامات نہایت حُسن و خوبی سے مکمل فرمائے۔

☆ حضور انور کی تشریف آوری سے قبل ایم-ٹی-اے نے محترم افتخار ایاز صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ کا مختصر انٹرویو برائے انتظامات عید گاہ نشر کیا اس موقع پر بعض احباب و مستورات نے اپنے تاثرات بھی بیان کئے۔

☆- موسم ابر آلود تھا اور ٹھنڈی ہوائیں چل رہی تھیں اور ٹمپریچر ۱۳ ڈگری سنٹی گریڈ تھا۔

☆- تین مارکیاں لگائی گئی تھیں جن میں سے ایک انگریزی ترجمہ سننے والوں کیلئے ایک مستورات کیلئے اور ایک مردوں کیلئے۔ مردوں کی بڑی مارکی میں عرب احباب کیلئے ترجمہ کا انتظام تھا۔

☆- حضور پُر نور کی تشریف آوری پر شعبہ حفاظت کا عملہ مستعد ہو گیا۔ حضور انور کی کار کا دروازہ کھولا گیا اور حضور انور چند منٹوں کیلئے اپنی قیام گاہ میں تشریف لے گئے اور پھر ساتھ ہی خطبہ عید الاضحیہ کیلئے تشریف لائے۔

☆- یہ عید الاضحیہ بیسویں صدی کی آخری بابرکت عید الاضحیہ تھی۔ جو Friday the Tenth سے تعلق رکھتی تھی۔

☆- نماز عید الاضحیہ کی ادائیگی کے بعد حضور انور حسب معمول مستورات کی مارکی میں بھی تشریف لے گئے اور ان کو عید مبارک کا تحفہ پیش فرمایا۔

بقیہ صفحہ : (1)

بات سے بچا کہ وہ بتوں کی عبادت کریں فرمایا یہ ایسی شرط ہے جس کے بغیر خانہ کعبہ کے طواف کی اجازت نہیں یعنی مشرک کو وہاں جاکر عبادت کرنے کی اجازت نہیں جہاں تک غیر مشرک کا تعلق ہے اس کو روکنے کا خانہ کعبہ کے منتظمین کو کوئی حق نہیں پہنچتا۔ مشرک نہ ہو تو تمام بنی نوع انسان کا حق ہے کہ وہ یہاں عبادت کیلئے حاضر ہوں۔ اور جہاں تک شرک کی مناہی کا تعلق ہے اس سے صرف یہ مراد ہے کہ مشرکانہ عادات اور رسوم کو نہ اپنانے والے ہوں فرمایا پرانے زمانے میں مشرکوں کا یہ دستور تھا کہ وہ ننگے ہو کر خانہ کعبہ کا طواف کرتے تھے اور نہایت ہی بے ہودہ رسمیں تھیں جس کی تفصیل میں یہاں جانے کا وقت نہیں فرمایا اندر کے شرک کا تو کسی کو پتہ چل ہی نہیں سکتا کون روک سکتا ہے کسی مشرک کو اگر وہ جھوٹ بول کر اور موحد بن کر خانہ کعبہ کا طواف کرے ایسی بات سے خدا نے روکا ہی نہیں جو انسان کے بس میں نہیں۔ ہاں اگر اپنی مشرکانہ رسموں کو ظاہر کر رہا ہو اور اسی کے مطابق خانہ کعبہ کا طواف کر رہا ہو تو پھر تمہارا حق ہے کہ اسے روک دو اور اسے خانہ کعبہ کا طواف مشرکانہ حالت میں نہ کرنے دو۔

اس کے بعد حضور نے وہ آیت کریمہ پیش فرمائی جس میں حضرت اسماعیل کی قربانی کا ذکر آتا ہے اس ضمن میں حضور نے حضرت ہاجرہ اور ان کے معصوم بیٹے حضرت اسماعیل کی ہجرت اور ان کی شدت پیاس اور حضرت ہاجرہ کی سعی صفا مروہ وغیرہ کا نہایت حسین پیرایہ میں ذکر فرمایا حضور نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام جب اپنی خواب کی تعبیر میں قربانی کیلئے اپنے بیٹے اسماعیل کو اوندھے منہ لٹا چکے تب اللہ تعالیٰ کی طرف سے آواز آئی کہ اے ابراہیم تُو تو اپنے بیٹے اور اس کی ماں کو وادی بے آب و گیاہ میں چھوڑ کر اپنی اس خواب کو پہلے ہی پوری کر چکا ہے۔

حضور انور نے چشمہ زمزم کے واقعہ اور حضرت اسماعیل کے زندہ کئے جانے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ پانی کے اُس پہلے کرشمے نے حضرت اسماعیل کو زندہ کر دیا مگر وہ پانی جو حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے سے پھیلایا گیا وہ اور ہی بات تھی فرمایا وہ روحانی پانی جو آنحضرتؐ کے ساتھ بے آب و گیاہ وادی میں برسا اس نے ساری دنیا کو زندہ کرنے کے سامان کر دیئے۔

خطبہ عید الاضحیہ کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب سے حج کی برکات اور عظمتوں کے متعلق متعدد اقتباسات پیش فرمائے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی اس دَور کا ابراہیم فرمایا ہے اور آپ کو بھی اس دَور میں نشانات ابراہیمی عطا فرمائے ہیں اس ضمن میں حضور نے کئی ایمان افروز مثالیں بیان فرمائیں پھر فرمایا کہ اللہ نے بیت اللہ شریف کو یہ عظمت بخشی ہے کہ زمانہ قدیم سے لوگ اس کے ارد گرد اکٹھے ہو رہے ہیں اور آج کے دَور میں بھی سوائے خانہ کعبہ کے ایک بھی ایسا مقام یا تیرتھ نہیں جہاں تمام دنیا سے لوگ اکٹھے ہوتے ہوں!

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ کے آخر پر تمام اہل دنیا کو اور تمام جماعت ہائے احمدیہ عالمگیر کو "عید مبارک" کا تحفہ پیش فرمایا اور فرمایا کہ اپنی دُعاؤں میں شہدائے احمدیت اور اسیران راہ مولیٰ کو بھی یاد رکھیں۔ اللہ آپ سب کا حامی و ناصر ہو۔

عید الاضحیہ کے خطبہ اور دُعا کے معاً بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ بھی ارشاد فرمایا جس کا خلاصہ اس شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

قادیان میں نماز عید الاضحیہ کی بابرکت تقریب

قادیان میں ۱۷ مارچ ۲۰۰۰ء کو عید الاضحیہ کی مبارک تقریب احمدیہ گراؤنڈ میں منعقد ہوئی۔ مردوں کے علاوہ مستورات کیلئے بھی شامیانے لگا کر انتظام کیا گیا تھا۔ جس میں ہزاروں مرد و زن و بچوں نے شرکت کی۔ ان میں مضافات قادیان میں مختلف علاقوں سے مزدوری کیلئے آنے والے بھائی اور نو احمدی بھی شامل ہوئے۔ نماز عید اور خطبہ کی ادائیگی کے بعد تمام مہمانان کرام کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لنگر سے پلاؤ اور زردہ پیش کیا گیا۔

عید کی نماز ٹھیک ۹ بجے محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب صدر مجلس وقفِ جدید نے پڑھائی اور بعد میں خطبہ دیا۔ آپ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ایک خطبہ کا حصہ پیش فرمایا جس میں حضور رضی اللہ عنہ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی کے سلسلہ میں تربیت اولاد کے پہلو کو واضح فرمایا تھا۔ خطبہ عید کے شروع میں موصوف نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی، درازی عمر اور مقاصد عالیہ میں فائز المرامی کیلئے دُعاؤں کی خصوصی تحریک فرماتے ہوئے۔ بعض احباب کیلئے بھی دُعا کی درخواست کی نیز فرمایا کہ عید کی خوشی کے اس موقعہ پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور آپ کی بیگم صاحبہ (جو ان دنوں سفر پر ہیں) نے تمام احباب کو السلام علیکم اور عید مبارک کا تحفہ ارسال فرمایا ہے۔ نماز عید کے بعد تمام احباب ایک دوسرے کو عید کی مبارک باد دیتے ہوئے بغلگیر ہوئے۔ اور سنت کی پیروی میں حسب استطاعت قربانیاں کیں۔ اسی طرح بیرون قادیان کے بعض احباب کی طرف سے بھی جماعتی سطح پر قربانیوں کا انتظام کیا گیا۔

نمایاں کامیابی

عزیز فرید عالم بعمر ۱۲ سال ابن مکرم محبوب عالم صاحب آف کلکتہ نے کلکتہ میں منعقدہ بچوں کے مقابلہ ٹیبل ٹینس میں اوّل پوزیشن حاصل کی ہے۔ عزیز ساتویں میں زیر تعلیم ہے اس کے روشن مستقبل اور ہر میدان میں نمایاں کامیابی کیلئے درخواست دُعا ہے۔ (مینیجر بدر)

GUARANTED PRODUCT
NEVER BEFORE
THIS COMFORT THIS DURABILITY AND SOLIGHT
A TREAT FOR YOUR FEET
Soniky
HAWAI
NIR
NEW INDIA RUBBER WORKS (P) Ltd
34,A DEBENDRA CHANDRA DEY ROAD CALCUTTA-15

دُعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی | اسد محمود بانی
کلکتہ
BANI ®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات
Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908 - 1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES | BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700 072
☎: SHOWROOM: 237-2185. 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236- 2096, 236 -4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893